مرکز اصلاح النساء سرگودھا کا ترجمان

ماہنامہ بناتِ اہلسنت سرگودھا

مدیر
مولانا محمد الیاس گھمن

جلد نمبر 5 | فروری 2014ء | شمارہ 2

شادی
باعث رحمت یا زحمت؟

خبردار! شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے

بچہ ہوں میں لیکن!!

زندگی کے ٹوٹے ٹکڑے

ناشر مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
www.ahnafmedia.com

عنقریب ماہنامہ **بناتِ اہلسنّت** سرگودھا ام المومنین زوجہ رسول سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا پر اپنی پہلی اشاعت خاص کا اہتمام کر رہا ہے۔ تمام مضمون نویسوں اور سیرت نگاروں سے ادارہ کی جانب سے گزارش ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی جانثار بیوی ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی حیات طیبہ پر اپنی علمی، تحقیقی، تخلیقی اور قیمتی تحاریر ہمیں ارسال کریں۔

لکھنے والوں کے نام چند ہدایات

☆ صاف ستھرا لکھیں ☆ مضمون کی فوٹو کاپی ارسال کریں اصل مسودہ اپنے پاس محفوظ رکھیں ☆ ادبی اردو میں لکھیں ☆ سیرت کی معتبر کتب کا حوالہ (کتاب کا نام، مصنف کا نام، جلد نمبر اور صفحہ نمبر) بھی لکھیں ☆ مضمون کم از کم ایک اور زیادہ سے زیادہ چار صفحات پر ہو (صفحات کا سائز یہی رسالے والا ہے) ☆ خلاف حقیقت کوئی بات درج نہ کریں ☆ تحریر سیاسی اور عسکری تجزیات سے خالی ہو ☆ مضمون صرف سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے حالات زندگی پر ہی لکھیں ☆ اپنا نام، مکمل پتہ، ای میل ایڈریس لکھیں ☆ ہدایات سے ہٹ کر لکھنے والے کا مضمون شائع نہ ہوگا۔

مضمون بھیجنے کا طریقہ کار

بذریعہ ڈاک

دفتر رسائل و جرائد مرکز اہل السنّت والجماعت
87 جنوبی سرگودھا

بذریعہ ای میل

zarbekaleem313@gmail.com

نوٹ
مضمون جمع کرانے کی آخری تاریخ
15 اکتوبر 2014ء ہے

مزید تفصیلات
0332-6311808

مرکز اصلاح النساء سرگودھا کا ترجمان

ماہنامہ

بناتِ اہلسنت

سرگودھا

جلد نمبر 5 | فروری 2014ء | شمارہ 2

مدیر

مولانا محمد الیاس گھمن

معاون مدیر

مولانا محمد کلیم اللہ

نگران شعبہ رسائل و جرائد

بیرون ممالک

امریکہ، اسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک
35 ڈالر.....سالانہ

سعودیہ، انڈیا، متحدہ عرب امارات اور عرب ممالک
25 ڈالر.....سالانہ

ایران، بنگلہ دیش 20 ڈالر.....سالانہ

ایجنسی ہولڈرز مہر لگائیں اور ہدیہ دینے والے اپنا نام لکھیں!

سرکولیشن منیجر
0332-6311808

● آپ یہ شمارہ آن لائن پڑھ اور ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں

www.ahnafmedia.com

Contact Us

www.ahnafmedia.com
zarbekaleem313@gmail.com

قیمت فی شمارہ 20 روپے علاوہ ڈاک خرچ

سالانہ زرتعاون 300 روپے

ناشر احناف میڈیا سروسز

فہرست

سانحۂ پشاور اور ہم سب کی ذمہ داریاں 5
اداریہ
خبردار!شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے !!.....8
ام بریرہ جمشید
بچہ ہوں میں لیکن 20
اسامہ یونس
غار والوں کی کہانی 26
معظمہ کنول
شادی باعث رحمت یا زحمت ؟ 30
اسامہ شعیب
فرق صرف اتنا تھا.....44
مولانا امان اللہ حنفی
موچی کی توبہ 46
حافظ محسن شریف
زندگی کے ٹوٹکے 60
محمد آصف قاسمی
"میں مجبور ہوں دعا نہیں کرسکتا " 61
قاضی محمد اسرائیل گڑنگی
کھانوں کی اقسام 62
عائشہ بنت ارشد علی

www.ahnafmedia.com

درسِ قرآن

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ (سورۃ التحریم آیت نمبر 6)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجالاتے ہیں۔

تفسیر:

حضرات فقہانے فرمایا کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ ہر شخص پر فرض ہے کہ اپنی بیوی اور اولاد کو فرائض شرعیہ اور حلال و حرام کے احکام کی تعلیم دے اور اس پر عمل کرانے کے لئے کوشش کرے۔ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر اپنی رحمت نازل کرے جو کہتا ہے اے میرے بیوی بچو، تمہاری نماز، تمہارا روزہ، تمہاری زکوٰۃ، تمہارا مسکین، تمہارا یتیم، تمہارے پڑوسی، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اسکے ساتھ جنت میں جمع فرمائیں گے۔ تمہاری نماز، تمہارا روزہ وغیرہ فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ ان چیزوں کا خیال رکھو اس میں غفلت نہ ہونے پائے اور مسکینکم یتیمکم وغیرہ فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے جو حقوق تمہارے ذمہ ہیں ان کی خوشی اور پابندی سے ادا کرو اور بعض بزرگوں نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب میں وہ شخص ہوگا جس کے اہل وعیال دین سے جاہل وغافل ہوں (روح المعانی) اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین

www.ahnafmedia.com

درسِ حدیث

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما أنہ قال فی الکوثر ھو الخیر الذی أعطاہ اللہ إیاہ قال أبو بشر قلت لسعید بن جبیر فإن الناس یزعمون أنہ نہر فی الجنۃ فقال سعید النہر الذی فی الجنۃ من الخیر الذی أعطاہ اللہ إیاہ

{ صحیح بخاری ج2 رقم الحدیث 2203 }

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کوثر کے متعلق کہا کہ وہ خیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہے ابو بشر نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے تو سعید نے کہا کہ نہر جو جنت میں ہے وہ مجملہ خیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے۔

تشریح:

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری خیریں عطا فرمائی ہیں ان میں سے ایک کوثر بھی ہے۔ جو جنت میں ایک نہر ہے قیامت کے روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس نہر سے اپنے امتیوں کو جام پلائیں گے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ کچھ لوگ قیامت کے روز حوض کوثر پر آئیں تو فرشتے ان سے کہیں گے کہ سحقا سحقا دور ہو جائو دور ہو جائو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان ملائکہ سے کہیں گے کہ یہ تو میرے امتی ہیں انہیں کیوں دور کر رہے ہو تو وہ ملائکہ جواب دیں گے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین میں بدعات جاری کی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنانے کی توفیق عطا فرمائے اور بدعات سے بچائے۔

آمین یارب العالمین

www.ahnafmedia.com

سانحۂ پشاور اور ہم سب کی ذمہ داریاں

اداریہ

یہ کیا ہو رہا ہے؟صبح وشام عالم اسلام پر مظالم ، اس کا بے دریغ قتل،اس کی آبروریزی اور پستی و درماندگی کی خبریں پڑھ پڑھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ہرروز میری قوم کسی نہ کسی المناک سانحے سے دوچار ہو رہی ہے۔بالخصوص ایک خاص مکتب فکر کے حامل افراد کو زیادہ نشانہ بنایا جارہا ہے۔ان حوادثات کے بارے میں پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں اس موقع پر قرآن کریم اور اسوۂرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مذکور"صبر" والے حکم پر عمل کرنا ہوگا۔

دوسری بات یہ ہے کہ والدین کو اپنے بچوں کی تربیت پر زیادہ توجہ دینا ہوگی ، ہمارے بچے اور بچیاں کہیں غلط سوسائٹی میں تو نہیں پل بڑھ رہے؟ان کے کچے ذہنوں میں معاشرتی برائیاں تو جنم نہیں لی رہیں ؟ کیا ہماری اولاد کو اسلامی کلچر،اسلام کی بنیادی تعلیم اور اسلام کے طرز زندگی سے واقفیت ہے یا نہیں؟اگر ہماری اولاد کل کو مذہب اسلام،وطن عزیز اور قوم و ملت کی خدمت کا جذبہ لے کر پروان چڑھ رہی ہے تو شکر کرنا چاہیے ورنہ فکر۔

تیسری بات یہ ہے کہ والدین کے بعد ان ننھی کونپلوں کے مالی معلمین،اساتذہ اور مدرسین کا طبقہ ہے۔اساتذہ کرام کو چاہیے کہ وہ اپنی دینی، اخلاقی اور معاشرتی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے ان طفلان مکتب کو اچھی باتوں کی نصیحت کریں ، بری باتوں سے دور رکھیں، ان کی اخلاقی تربیت میں

www.ahnafmedia.com

اپنا کردار ادا کریں۔ان کو معاشرے کا ایک شریف اور اچھا انسان بنانے میں بھر پور محنت کریں ، ان کے کمزور پہلوؤں کی اصلاح کریں اور مذہب اسلام کا سچا پاسبان اور محبِ وطن شہری بنانے کی بھر پور کوشش کریں۔

چوتھی بات یہ ہے کہ وارثانِ منبر و محراب علماء کرام کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ؛ایمانداری اور خوب وضاحت کے ساتھ بیان کرنا چاہیے۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عالمگیراور آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت آپ کی اطاعت سے ظاہر ہوتی ہے ، اگر آپ کی اتباع اور اطاعت؛ کامل طریقے سے کی جائے تو معاشرے میں پھیلی انارکی ، افراتفری ، بے سکونی ، دنگا فساد ، بے چینی ، معاشرتی بگاڑ اور ہر وقت کی قلبی گھٹن اور ذہنی کوفت ختم ہوجائے گی۔

اس لیے علماء کرام کو عوامی اجتماعات ، خطبات جمعۃ المبارک اور اپنی نجی مجلسوں میں امت مرحومہ کے احوال پر"نگاہِ کرم"ڈالنی چاہیے اور یہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

پانچویں بات یہ ہے کہ ہمارے بااثر مقتدر طبقے کو بھی ذرا سنجیدگی اور متانت سے کام لینا ہوگا،اگر بے روزگاری، مہنگائی، غربت اور کرپشن پر چیخا چلایا جا سکتا ہے اور سادہ لوح عوام میں اپنا مینڈیٹ حاصل کیا جا سکتا ہے،ان سے"ووٹ"کی ایک پرچی ہتھیانے کی غرض سے ان کی "خدمت" کی جا سکتی ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ برسر اقتدار آنے کے بعد ان کی "ضروریات" کو پورا نہیں کیا جاتا؟مظلوم اور لاچار غریب انسان؛انصاف کی بھیک مانگتے مانگتے عدالتوں،کچہریوں اور متعلقہ تھانوں کے چکر کاٹ کاٹ کر بالآخر قبر کی پاتال تک پہنچ جاتا ہے لیکن انصاف کو نہیں پاسکتا۔

www.ahnafmedia.com

جن لوگوں کے گھر اجاڑ دیے جاتے ہیں ان میں بسنے والی ماؤں اور بہنوں معصوم بچوں اور بچیوں کے درد بھرے نالے جگر چاک کر دیتے ہیں، اِن بے کسوں اور مظلوموں کی اُن آہوں سے ڈرو جن سے خدا کا عرش بھی کانپ اٹھتا ہے۔ قتل و غارت کے سانحات بڑھتے ہی چلے جار ہے ہیں ان کو محض قیامت کی نشانیاں کہہ کر ٹالنے کی بجائے ان کی روک تھام کے لیے عملی اقدامات کرنے ہوں گے۔ اس کے لیے ہم سب کو بحیثیت ذمہ دار سوچنا ہو گا اور سنجیدگی سے سوچنا ہو گا۔

تبلیغی مرکز پشاور میں ہونے والے دھماکے میں شہید ہونے والے لوگوں کے ورثااور پسماندگان سے محض رسمی اور برائے نام تعزیت کافی نہیں، ان کے دکھوں کا مداوا بھی کیا جائے۔ زخمیوں کے علاج معالجہ اور عمارت کی تعمیری اخراجات ادا کرنے کے ساتھ ساتھ آئندہ کے لیے ایسی منظم حکمت عملی سے منصوبہ بندی کی جائے کہ جس سے یہاں کے ہر باسی کو تحفظ فراہم ہوسکے۔

بالخصوص مذہبی اجتماعات کو انتہائی سخت نگہداشت میں رکھا جائے تاکہ دوبارہ سانحہ پشاور جیسے حوادثات اس ملک میں نہ ہونے پائیں۔ سب سے بڑھ کر شہداء کے قاتلوں کو قانون کے کٹہرے میں لا کر قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ ہمارے ملک میں امن قائم بھی ہوسکے اور اس کو برقرار بھی رکھا جاسکے۔

والسلام

محمد الیاس گھمن

www.ahnafmedia.com

خبر دار! شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے!!

ام بریرہ جمشید

کیا ہم یہ انصاف کر رہے ہیں ؟شیطان ہمارا ازلی دشمن ہے ،جو کسی بھی صورت میں ہمیں خوشیوں میں دیکھنا نہیں چاہتا،اس کی چاہت یہ ہے کہ وہ انسانوں کو عداوتوں اور دشمنیوں کی زَد میں لا کر ذلیل بنا کر رسوائے زمانہ بنائے اور آخرت میں جہنم کا مستحق ٹھہرائے، بالخصوص میاں بیوی کے درمیان اختلاف پیدا ہونے سے وہ اتنا خوش ہوتا ہے کہ اپنے ہم نشینوں کو گلے لگاتا ہے اور وہ ان کو دیکھ کر تالیاں بجاتا ہوا اپنی خوشیوں کا اظہار کرتا ہے ،اس لئے میاں بیوی کی ناچاقیوں سے میاں بیوی نہیں بلکہ اس سے گھر اور خاندان کے سارے افراد متاثر ہوتے ہیں اور بنیاد یہیں سے ڈالی جاتی ہے،اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تمہارا حقیقی دشمن یہی ہے،اس کو دشمن جانو،ہم نے اس کے بجائے اپنوں کو دشمن قرار دیا تو کیا ہم یہ انصاف کر رہے ہیں؟

ہم اس ملعون کو خوشی کا موقع کیوں دے رہے ہیں جو ہمیں ایک لمحہ بھی خوش دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتا اور غم سے نڈھال رہتا ہے ؟ہم اس کا منہ کالا کیوں نہ کریں ؟اور ان باتوں کو جنہوں نے ہمارے دلوں پہ آگ لگادی ہے یہ آگ کیوں نہ لگائیں ، جنہوں نے ہماری خوشیوں کو غموں اور ناراضگیوں سے بدل دیا اور ہمارے دلوں کے چین وراحت کو حزن وملال اور پریشانیوں میں تبدیل کر دیا اور جتنے ہم ایک دوسرے سے قریب تر تھے اور دور ہوتے چلے جارہے ہیں ؟ہم ان باتوں کو پسِ پشت ڈال کر اللہ تعالیٰ کو خوش کیوں نہ کریں ؟پھر یہ کہ ہم تعلیم یافتہ ہیں،دوسروں کے لئے مشعل راہ ہیں، قرآن ہماری کتاب ہے ،اسلام ہمارا مذہب ہے ،اس میں ہر بات کا حل موجود ہے ،ہم اس سے اپنے مسائل حل کیوں نہ کریں ؟ہمارا ضمیر ہمیں ملامت کر رہا

www.ahnafmedia.com

ہے کہ ہم کہاں جارہے ہیں ؟ قرآن وسنت ہمیں ایک راستہ پر چلانا چاہتے ہیں اور ہم کہیں اور جارہے ہیں۔

گھریلو جھگڑے، اختلافات اوران کے برے اثرات:

گھر میں خاص طور پر اختلاف صرف میاں بیوی کا نہیں بلکہ یہ خاندانوں کا اختلاف ہوا کرتا ہے، اس سے گھر نہیں بلکہ خاندان کا فرد فرد متاثر ہوتا ہے اور نسلوں تک، وہ پھر تاریخ کا حصہ بن جاتا ہے، اس سے ہمارے بچے کیا تاثر لیں گے ؟ وہ ہمیں دیکھ کر ہماری نقل اتارتے ہوئے ہمارے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں گے، کیونکہ بچے اپنے بڑوں کی ایک ایک ادا کو نوٹ کر لیتے ہیں اور اسے اپنے لئے مشعل راہ تصور کرتے ہیں اوران کا طرزِ زندگی بھی ایسا ہی ہوگا جیسا ہمارا ہے۔

یہ تو ہم اپنے بچوں پر خود ظلم ڈھارہے ہیں اورانہیں یہ دکھارہے ہیں کہ زندگی گزارنے کا ایک ڈھنگ یہ بھی ہے۔ ان تمام باتوں کا حاصل صرف یہی ہے کہ ہم ایک مسلمان کی حیثیت سے وہ سب کچھ اپنا لیں جو ہمیں قرآن وسنت نے دیا ہے، ان سے ہم سدھر سکتے ہیں، شیطان کا منہ کالا کر سکتے ہیں، اپنے گھر سنوار سکتے ہیں، اپنے رب کو خوش کر سکتے ہیں، ہر ایک کے دل میں اپنا مقام بنا سکتے ہیں، دنیا وآخرت کی خوشیاں حاصل کر سکتے ہیں، غموں، خفگیوں اور تلخیوں کی داستانیں مٹا کر خوشیوں میں تبدیل کر سکتے ہیں تو پھر دیر کس بات کی!

ذرا سوچئے !دوم یہ کہ آخر یہ بھی سوچنے کا مقام ہے کہ اتنا عرصہ ہم نے خفگیوں میں گزارا تو ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا؟ اگر ہم نے کچھ اچھا خاصا فائدہ حاصل کیا ہے تو چلو اختلافات کو مزید طول دیتے ہیں اور بڑھاتے ہیں اور اگر ہم نے نقصان اٹھایا ہے، بے چینی، بغض وحسد، کینہ وغیرہ جیسی برائیوں کے شکار ہوئے ہیں، ذہنی سکون

www.ahnafmedia.com

وراحت کھو بیٹے ہیں تو پھر اس سلسلے کو یہی ختم کیوں نہ کریں اور زندگی بھر اس حال میں کیوں رہیں...؟

دنیا چونکہ مصائب اور مشقتوں کی جگہ ہے تو اس میں اللہ کے ہاں وہ بہتر ہے جو دوسروں کے لئے سامانِ راحت بنے، جیسے کہ مشہور حدیث ہے: "لوگوں میں بہتر وہ ہیں جو لوگوں کو فائدہ دیتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے: "کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں " اور میاں بیوی کی جو رفاقت ہے تو وہ ابدی ہے وہ جس طرح دنیا میں ہیں اس طرح جنت میں بھی رہیں گے، تو اس رفاقت کو وفا کا لباس پہنانا چاہئے اور مشکلات اور تنگی میں اسے خیر آباد کہنا مناسب نہیں کیونکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میاں بیوی کی ایک دوسرے کے ساتھ ضرورت بڑھ جاتی ہے، اس لئے اس مشکل گھڑی میں دونوں ایک دوسرے کے لئے باعثِ سکون ہونے چاہئیں۔

بلا تحقیق کسی کی بات پر یقین نہ کیا جائے:

اگر کوئی ہمارے درمیان فساد کے بیج بونے کی ناپاک کوشش کر رہا ہے تو ہم عقلمند انسان کی صورت میں سوچتے کیوں نہیں کہ یہ بات ہمارے فائدے کی ہو رہی ہے یا نقصان کی، اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اس کی بات کو بالکل اہمیت نہ دیں اور یہ حدیث بھی اسے سنا کر کہ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا، اپنی بات کو ختم کرنا چاہئے

اپنے حقوق و فرائض میں کوتاہی نہ کی جائے:

اس کے ساتھ ساتھ جو حقوق و ذمہ داریاں شریعت نے ہمارے ذمہ لگادی ہیں انہیں اپنا فرض سمجھ کر پورا کرنا چاہئے، ان کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام نہ لیں، بلکہ انہیں عملی جامہ پہنانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے، ورنہ بصورت دیگر ہم خود

www.ahnafmedia.com

گھر کی ویرانی اور بربادی کی خشت اول ثابت ہوں گے اور اپنے ہاتھوں اپنے گھر ویران کریں گے اور یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَھُمْ بِاَیْدِیْھِمْ وَاَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ کے صحیح مصداق ہوں گے، اس لئے اپنی حیثیت کے مطابق اپنے حقوق و فرائض ادا کرتے رہنا چاہئے، چنانچہ مفتی محمد تقی عثمانی لکھتے ہیں: حقوق ہمیشہ فرائض سے وابستہ ہوتے ہیں، بلکہ درحقیقت انہی سے پیدا ہوتے ہیں اور جو شخص اپنے فرائض کماحقہ ادا نہ کرے اس کیلیے اپنے متعلقہ حقوق کے مطالبے کا کوئی جواز نہیں اور ہم اپنے حقوق کے معاملے میں تو حساس ہیں لیکن فرائض کے معاملے میں حساس نہیں اور جب کسی بھی فریق کو اپنے فرائض کی فکر نہ ہو تو اس کا لازمی نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ سب کے حقوق پامال ہو جاتے ہیں۔ جب تک ہم میں سے ہر شخص فرائض کے احساس کو مقدم نہ رکھے یا کم از کم فرائض کو اتنی اہمیت تو دے جتنی اپنے حقوق کو دیتا ہے، لہٰذا ہمارا اصل مسئلہ یہ ہے کہ دلوں میں فرائض کا احساس کس طرح پیدا کیا جائے؟

کوئی شخص تن تنہا معاشرے کے مزاج کو ایک دم نہیں بدل سکتا لیکن وہ خود اپنے مزاج کو تبدیل کر سکتا ہے اور اپنے حلقہ اثر میں اس مزاج کو فروغ دینے کی ممکنہ تدابیر بھی اختیار کر سکتا ہے اور اگر وہ ایسا کرے تو کم از کم ایک گھرانے کو بھٹکنے سے بچا کر سیدھے راستہ پر لانے کا کارنامہ اس کے نامہ اعمال کو جگمگانے کیلئے کافی ہو سکتا ہے۔ نیک نیتی سے انجام دیا ہوا یہ کارنامہ دوسروں پر بھی اپنے اثرات چھوڑتا ہے اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو اس طرح رفتہ رفتہ فرد سے گھرانے سے خاندان، خاندان سے برادری اور برادری سے پوری قوم تعمیر و ترقی کی راہ پر لگ جاتی ہے، قومیں ہمیشہ اس طرح بنی ہیں آج بھی ان کے بننے کا یہی طریقہ ہے

میں تو اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر
لوگ ملتے گئے اور کارواں بنتا گیا

www.ahnafmedia.com

اس لئے ایک گھر کی اصلاح ہمارے لئے کوئی مشکل نہیں، اگر ہم سچی نیت سے قدم بڑھائیں گے اور خصوصاً اپنا گھر وہ تو ہم سیکنڈوں میں درست کر سکتے ہیں، اگر ہم سننے والے، برداشت کرنے والے اوراصلاح کرنے والے صحیح معنوں میں بن جائیں، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہم پوری امت کی اصلاح کی فکر کرتے، اس لئے کہ تعلیمی میدان میں ہمارا قدم رکھنا اس بات کا متقاضی ہے کہ ہم دوسروں کے لئے کچھ کریں ، لیکن اگر یہ نہ کر سکیں تو کم از کم اپنی اصلاح تو کر لیں۔

پرانی باتیں نہ دہرائی جائیں:

وہ پرانی باتیں جو گھر کی ویرانی کا سبب بنی تھیں انہیں اس طرح بھلا دینا چاہئے کہ وہ معرضِ وجود میں آئی ہی نہیں تھیں، اگر وہ باتیں دوبارہ دہرائیں گے تو گھر کبھی بھی ٹھیک نہیں ہو گا اور گھر کے فساد کو مزید تقویت ملے گی۔

صبر و تحمل اور عفوودرگذر کو اپنایئے:

گھر میں مختلف باتیں سامنے آتی ہیں، اگر کوئی ناگوار بات سامنے آئے تو اسے نظر انداز کر دینا چاہئے، درگذر کر دینا چاہئے اور یہ تاثر دینا چاہئے کہ آپ کی بات میں نے سنی ہی نہیں، اسی طرح صبر و تحمل، عفوودرگذر سے کام لینا چاہئے، تو گھر بھی بنے گا اور بڑے اجر کا مستحق بھی ہو گا اور یہی مسلمان کی شان ہونی چاہئے، کسی بھی اختلاف کو دور کرنے کے لئے شریعت نے کذب بیانی (جھوٹ بولنے) کی بھی اجازت دی ہے کہ جس طرح ممکن ہو اصلاح کر لی جائے۔

انسانیت کی قدر کی جائے:

گھروں، خاندانوں کے اختلافات کی ایک بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اپنے آپ کو بڑا تصور کرتے ہیں، حالانکہ

www.ahnafmedia.com

ہمارا یہ تصور بالکل غلط ہے، حدیث میں سخت الفاظ میں اس کی ممانعت وارد ہوئی ہے، چنانچہ ارشاد ہے: آدمی کے شر کیلیے یہی کافی ہے کہ وہ کسی مسلمان کی تحقیر کرے، اور جب اپنے آپ کو بڑا تصور کرنے کا داعیہ دل میں ہو گا تو کبھی بھی اصلاح نہیں ہو سکتی، اس لئے کہ جب دل میں کسی کی حیثیت نہیں ہو گی تو اس سے محبت رکھنا کس طرح ممکن ہو سکتا ہے، اس لئے بنیادی چیز یہی ہے کہ ہم ایک دوسرے کا مقام وحیثیت دل میں پیدا کریں، انسانیت کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں، تب ہی سب کچھ کارگر ثابت ہو سکتا ہے، انسانیت کی قدر کیجئے اور اختلافات ختم کیجئے۔

ہر نووارد مسئلے کا فوری حل تلاش کیا جائے:

اگر کوئی معاملہ سامنے آئے تو فوری طور پر اس کا حل تلاش کیا جائے، کل تک بالکل نہ چھوڑا جائے، ورنہ اگر کل کوئی نیا مسئلہ نمودار ہوا تو ایک کے بجائے دو بن جائیں گے اور اس طرح رفتہ رفتہ مسئلہ سے مسائل، معاملے سے معاملات بن جائیں گے

صلح کے بعد ایک دوسرے سے خندہ پیشانی سے ملیں:

صلح ہو جانے کے بعد وہی پرانی مسکراہٹیں اور چہروں پر انبساط پیدا کرنا ہو گا جو اختلافات سے قبل تھا، اگر ایسا نہ کیا گیا اور خندہ پیشانی سے ایک دوسرے سے نہیں ملیں گے تو بات وہی رہی، بنی نہیں۔

ہدیوں اور تحفوں کے ذریعے محبت کو فروغ دیا جائے:

مذکورہ بالا تجاویز کو بروئے کار لاتے ہوئے ایک دوسرے کو تحفے تحائف دینے کا سلسلہ جاری رکھنا بھی محبت کو فروغ دینے میں مددگار ثابت ہوتا ہے اور کدورتوں کو محبتوں میں تبدیل کرنے کا نسخۂ اکسیر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: آپس میں ایک دوسرے کو ہدیے دیا کرو، آپس میں محبت کرنے لگو گے۔

www.ahnafmedia.com

سوئے ظن سے پرہیز کیا جائے

کسی بھی اختلاف کے پیدا ہونے اوراس کو ہوا دینے میں سوئے ظن (بدگمانی) کا بھی اہم کردار ہے، بس ایک دوسرے پر بدگمانیاں کرنا اور یہ خیال کرنا کہ فلاں بات ہوئی ہے، یہ فلاں نے کی ہوگی، بغیر کسی تحقیق کے اسے یقین کا درجہ دیا جاتا ہے اور حالات کچھ سے کچھ ہو جاتے ہیں، اس لئے ایک خوشحال خاندان بننے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سوئے ظن سے بچ کر ایک دوسرے کے بارے میں خیر کا گمان رکھیں، قرآن کہتا ہے: بلاشبہ بعض گمان گناہ ہیں، اور حدیث میں ہے: ایمان والوں پر خیر کا گمان رکھو، ایک اور حدیث میں ارشاد ہے: بدگمانی سے بچو! کیونکہ بدگمانی بدترین جھوٹ ہے، اس لئے اس بری خصلت سے بچنے کی کوشش کی جائے اوراگر اس طرح کوئی بات سامنے آئے تو اسے پایۂ تحقیق تک پہنچا کر چھوڑنا چاہئے، سوئے ظن اس کا ہرگز حل نہیں۔

مصلحین کے فرائض وذمہ داریاں:

اگر کہیں اختلافات پیدا ہوں تو گردو نواح کے مسلمانوں، ہمسایوں اور قرابت داروں پر فرض ہے کہ وہ ان میں باہم صلح کرائیں اوراختلافات کی رسی توڑدیں، قرآن کہتا ہے: بلاشبہ ایمان رکھنے والے آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرالیا کرو۔ شریعت نے تو مصلحین کے لئے جھوٹ بولنے کی بھی اجازت دی ہے اگر صلح کرتے وقت ایسا موقع آئے کہ وہاں بغیر جھوٹ کے کام نہ چل سکتا ہو تو بقدر ضرورت اس کی بھی گنجائش ہے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ جو حضرات بھی صلح کے لئے قدم اٹھائیں ان کے دل خلوص وللّٰہیت سے لبریز ہونے چاہئیں اور یہ تڑپ لے کر جانا چاہئے کہ ان میں باہم صلح ہو جائے اور یہ دونوں فریق کسی طریقہ سے

www.ahnafmedia.com

جڑ جائیں، صلح کے لئے یہ نکتہ بنیادی رکن کی حیثیت رکھتا ہے، اگر یہ نہ ہو تو صلح کی تمام تر کوششیں ناکام ثابت ہوں گی اور یہی قرآن کی تعلیمات میں سے ایک ہے۔

اس حوالہ سے چند احادیث:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں تواضع اختیار کرو، حتی کہ کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر فخر کرے۔[یعنی اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور دوسروں کو کمتر جاننا یہ اسلام کی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔]

بغض وحسد رکھنے والوں کے اعمال مقبول نہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر پیر وجمعرات کو (بندوں کے) اعمال پیش کئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو معاف فرمادیتے ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، مگر اس شخص کو نہیں جس کے اور اس کے (مسلمان) بھائی کے درمیان بغض ہو، اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتے ہیں: ان دونوں کو چھوڑ دو، یہاں تک کہ باہم صلح کریں۔

فائدہ: غور کا مقام ہے، جن دو مسلمانوں میں بغض ہو تو ان کے اعمال اللہ کے ہاں مقبول نہیں تو ہماری مسلمانی کا کیا فائدہ رہا؟ اس اختلاف کو ہم آگ کیوں نہ لگائیں جس نے ہمارے دلوں اور ہمارے اعمال کو آگ لگادی ہے، ایک حدیث میں ہے: حسد سے بچو، کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھاجاتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھاجاتی ہے۔

کسی بھی مسلمان سے قطع تعلق حرام وناجائز ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے (یعنی تعلق ختم کرے) جس نے تین دن سے زیادہ چھوڑا اور مر گیا تو جہنم میں داخل ہو گا۔

www.ahnafmedia.com

فائدہ: دیکھئے! ہم کتنا بڑا خسارہ اٹھا رہے ہیں۔

مسلمان سے قطع تعلق اس کے قتل کی مانند ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " جس نے اپنے (مسلمان) بھائی کو ایک سال تک چھوڑا (یعنی اس سے لاتعلق رہا) تو یہ اس کے خون بہانے اور قتل کرنے کی مانند ہے۔

فائدہ: یعنی اس نے اتنا بڑا جرم کیا کہ گویا اس نے اس کو قتل کر دیا، تو یہ ہمارے لئے غور کا مقام ہے، حضرت لدھیانوی شہید رحمہ اللہ اس موضوع پر قلم اٹھاتے ہوئے کچھ یوں تحریر فرماتے ہیں: آپس کے معاملات کی درستگی نماز، روزہ اور صدقہ سے بھی افضل ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو درجہ میں روزہ، نماز اور صدقہ سے بھی افضل ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ضرور ارشاد فرمایئے، فرمایا: وہ آپس کے معاملات کی درستگی ہے، کیونکہ آپس کا بگاڑ مونڈنے والی چیز ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ بالوں کو مونڈنے والی ہے بلکہ وہ دین کو مونڈنے والی اور اس کا صفایا کرنے والی ہے۔

آپس کے معاملات کی درستگی:

سے مراد یہ ہے کہ آپس کے ان تمام امور و معاملات کو درست کیا جائے جن سے آپس کی ناچاقی راہ پاتی ہے تاکہ کسی کو کسی سے کوئی شکایت نہ ہو اور اسلامی معاشرے میں الفت و محبت اور اتفاق و اتحاد کی فضا قائم ہو" آپس کے معاملات کی درستگی" کو روزہ، زکوٰۃ اور صدقہ سے افضل قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ نماز،، روزہ، صدقہ اور خیرات بھی نفس پر شاق (مشکل) گزرتے ہیں...

ہر موقع پر تمام اہل حقوق کے حقوق ادا کرنا اور ان میں حدود شرعیہ کی

www.ahnafmedia.com

نزاکتوں کو پوری طرح ملحوظ رکھنا ایک ایسا مجاہدہ ہے جو انفرادی اعمال میں نہیں، خدا شاہد ہے کہ ساری رات نفلیں پڑھنا اور ہمیشہ روزے رکھنا آسان لیکن مجاہدے کی اس بھٹی سے جسے باہمی تعلقات کا میدان کہتے ہیں کندن بن کر نکلنا مشکل اور نہایت مشکل ہے، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر اسے نماز، روزہ سے افضل درجہ کی چیز فرمایا تو بالکل بجا فرمایا ہے۔

حسد اور کینہ دین و دنیا کی تباہی کا باعث ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے امتوں کی بیماری آہستہ آہستہ تم میں سرایت کر گئی، یعنی حسد اور کینہ اور یہ چیز امتوں کو مونڈنے والی (اور صفایا کرنے والی) ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈتی ہے، نہیں دین کو مونڈتی ہے (اور اس کا صفایا کرتی ہے)، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہ ہوگے یہاں تک کہ ایمان لاؤ اور (کامل طور پر) مومن نہیں ہوگے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے محبت کرو۔ حسد اور بغض امم سابقہ کی بیماری ہے، جس کے جراثیم آہستہ آہستہ اس امت میں سرایت کرتے چلے گئے، جن خوش قسمت حضرات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہا، ان کے درمیان الفت، محبت کی فضا پیدا ہوئی، جس کو اللہ تعالیٰ نے یوں ارشاد فرمایا: فاصبحتم بنعمته اخوانا (پس ہوگئے تم اللہ تعالیٰ کے فضل وانعام سے بھائی بھائی) یہ وہ دشمن تھے کہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے، انہوں نے قرآن وسنت کو سینے سے لگایا تو وہ ایسے بھائی بنے کہ ایک دوسرے پر جان لٹانے لگے۔

شوہر کو راضی رکھنے کا صلہ اور ناراض رکھنے کا وبال:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی عورت مرے اور اس کا شوہر

www.ahnafmedia.com

اس سے راضی ہو وہ جنت میں جائے گی۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا اور جنت کا داخلہ شوہر کی اطاعت میں رکھا ہے، ایک حدیث میں ہے: جس عورت سے شوہر ناراض ہو تو اس کا عمل زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتا ہے جب تک وہ اپنے شوہر کو راضی نہ کرے، ارشاد ہے اگر غیر اللہ کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کیا کریں۔

عورت ہی گھر کے ماحول کو بدل سکتی ہے:

گھر کے ماحول کی ویرانی و خرابی جس کی وجہ سے بھی ہو اور قصور جس کا بھی ہو لیکن عورت جس کو گھر کی ملکہ کی حیثیت حاصل ہے وہ ان تمام پریشانیوں کو حل کر سکتی ہے اور تمام ناچاقیوں کو ختم کر سکتی ہے اور یہ میں نہیں کہتا بلکہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ عقلمند کو بے وقوف بنا سکتی ہے، جب یہ کام انجام دے سکتی ہے تو گھریلو حالات کی درستگی کیا مشکل ہے، اس نیک کام کی طرف جو بھی پہلے قدم اٹھائے گا تو ساری نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں درج ہوں گی۔

گھریلو ناچاقیوں اور تلخیوں کے اسباب اور ان کا سدِ باب:

ایسے امور سے اجتناب کیا جائے جو خاندانوں، گھر اور قوموں میں جھگڑوں، ناچاقیوں اور تلخیوں کا باعث بنتے ہوں، ایسے چند امور سورۂ حجرات میں تفصیلاً مذکور ہیں

قرآن و سنت کا عملی احترام:

اے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کے آگے پیش قدمی مت کرو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو، بلاشبہ اللہ سننے، خوب جاننے والا ہے۔

بلا تحقیق کوئی بات نہ کہی جائے اور نہ کوئی اقدام کیا جائے: اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو،

www.ahnafmedia.com

ایسا نہ ہو کہ کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچادو، پھر تم اپنے کئے پر شرمندہ ہو۔

اپنے بھائیوں میں صلح کرادیا کرو:

مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں، تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادیا کرو، اللہ سے ڈرتے رہو، تاکہ تم پر رحم ہو... اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے، ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو، ایمان لانے کے بعد برا نام رکھنا گناہ ہے اور جو توبہ نہ کریں تو وہ ظالم ہیں..... اے ایمان والو! بہت گمان کرنے سے بچا کرو، کہ بعض گمان گناہ ہیں اور ایک دوسرے کے بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کیا کرے۔ یہ وہ بنیادی چیزیں ہیں جو نزاع بننے کے قوی اسباب ہیں، اس لئے شریعت نے ان پر سختی سے پابندی عائد کردی ہے، تاکہ کوئی فرد کسی سے متاثر نہ ہو اور ایک اسلامی معاشرہ وجود میں آئے، اگر ان کو اپنائیں تو خوشیاں ہی ہماری مقدر بنیں گی۔

قرآن وسنت کی نشر واشاعت کا عالمی ادارہ
دارالایمان
آئیں
دیکھیں
پڑھیں
خریدیں
متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ کی تمام تالیفات، مدلل بیانات، آڈیو ویڈیو سی ڈیز، میموری کارڈز اور مسلک اہل السنۃ والجماعۃ کے نامور مصنفین اور محققین کی تصانیف کا مرکز
شاپ نمبر 4 گلشن اردو بازار موتی محل گلشن اقبال، کراچی
0334-2028787

www.ahnafmedia.com

بچہ ہوں میں لیکن

اسامہ یونس

عمیر بیٹا ہوش کے ناخن لو یہ کس کو بغیر اطلاع کیے گھر میں لا رہے ہو، گھر میں تمہاری بہنیں موجود ہیں، تمہاری ماں موجود ہے اتنی احمقانہ حرکت کہ ایک اجنبی نوجوان کو منہ اٹھائے اندر لے آئے ہو، دروازے کے ساتھ ہی گھنٹی کا بٹن ہے اسے دبانے کی بھی تمہیں توفیق نہ ہوئی، عمیر کے ابو نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

ابو اس سے کیا فرق پڑتا ہے، عمیر نے بڑی معصومیت سے جواب دیا۔

اوہ احمق، اگر کسی غیر آدمی کو گھر میں لانا ہو تو خواتین سے کہتے ہیں کہ دوسرے کمرے میں چلی جائیں یا پردہ کر لیں۔ ابو نے سمجھایا۔

ابو، بجا فرمایا آپ نے کہ کسی غیر محرم نوجوان کو گلی سے پکڑ کر یوں اچانک گھر لے آنا بہت نازیبا حرکت ہے لیکن اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ تدبیر سمجھائی۔

جب رات کو آپ دفتر سے آتے ہیں اور آتے ہی ٹی وی آن کر دیتے ہیں اچانک کوئی نہ کوئی غیر محرم نوجوان پینٹ شرٹ پہنے، باقاعدہ میک اپ کیے ٹی وی اسکرین پر نمودار ہو کر ہمارے گھر آجاتا ہے۔ اس وقت بھی میری ماں بہنیں گھر میں موجود ہوتی ہیں، اس وقت تو آپ نے انہیں کبھی نہیں کہا کہ دوسرے کمرے میں چلی جائیں یا پردہ کریں وہ بھی بغیر اطلاع کیے آدھمکتا ہے۔ عمیر نے کہا۔

عمیر بیٹا یہ کیسی بہکی بہکی باتیں کرنا شروع کر دیں تم نے، اس میں اطلاع کی کون سی بات ہے یا پردہ کی کیا ضرورت ہے، ٹی وی والے کون سا ہمیں دیکھ رہے ہوتے ہیں، ابو نے کہا۔

مگر ابو میری امی اور بہنیں تو دیکھ رہی ہیں۔

www.ahnafmedia.com

بیگم، سن لو اپنے اس نابالغ ملا کی تقریر، ہزار دفعہ تمہیں تاکید کی ہے کہ اس کا دھیان رکھا کرو یہ صبح نماز پڑھنے جاتا ہے اور دن چڑھے واپس آتا ہے تم چپکے سے کہہ دیتی ہو کہ درس سننے بیٹھ گیا ہو گا، اب دو جواب اس مذہبی جنونی کے سوال کا، باپ سے بات کرنے کا سلیقہ تک نہیں آتا اور بننے چلا ہے، ننھا مبلغ، بے ادب کہیں کا۔ ابو نے ذرا غصیلے انداز میں کہا۔

ابو! اللہ نہ کرے میری زندگی میں وہ دن آئے کہ میں آپ کے ساتھ بے ادبی سے پیش آؤں، اللہ گواہ ہے میں آپ سے کوئی مناظرہ نہیں کر رہا پر مجھے اس بات کا بھی علم ہے کہ جس کا باپ ناراض اس کا رب ناراض۔

میں تو روزانہ پانچ وقت کی نمازوں میں باوضو، دوزانو بیٹھ کر بڑی عاجزی کے ساتھ اللہ کے حضور دعا کرتا ہوں کہ اے ہمارے رب، میرے ماں اور باپ کو بخش دے، اکثر رو رو کر یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اے میرے رب، میرے والدین پر رحم فرما جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

یااللہ! ان دونوں نے میرے ساتھ بچپن سے لے کر اب تک بڑی شفقت برتی ہے، آج ان دونوں پر وقت ہے تو بھی ان پر شفقت برت۔ یااللہ مجھے اپنی ماں اور باپ کا خدمت گزار بنا کر جنت کا حقدار کر دے، ابو میں یہ کوئی احسان نہیں جتا رہا بلکہ اولاد پر حق ہی یہی ہے۔ بات ہو رہی تھی کہ ٹی وی والے کون سا ہمیں دیکھتے ہیں جبکہ میرا موقف ہے کہ امی اور بہنیں تو انہیں دیکھتی ہیں۔

آپ شاید مجھے چھوٹا سمجھ کر میری بات کو رد کر دیں مگر میں آپ کو ان کی بات سناتا ہوں جن کی بات کو دنیا کی کوئی طاقت رد نہیں کر سکتی۔ اگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے حق میں فیصلہ فرما دیں پھر تو بحث کی کوئی گنجائش نہیں، ابو ایک دن کلاس میں اسلامیات کے ٹیچر سر اشرف نے لیکچر کے دوران ایک حدیث سنائی جو

www.ahnafmedia.com

اسی دن سے میرے ذہن میں نقش ہو گئی۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں، اسی اثناء میں حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (نابینا صحابی) تشریف لائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

تم دونوں ان سے پردہ کرو، ہم نے کہا۔ اے اللہ کے رسول، یہ تو نابینا ہیں، یہ نہ ہم کو دیکھتے ہیں اور نہ ہی پہچانتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم بھی نابینا ہو، کیا تم ان کو نہیں دیکھتیں۔

ابو اب آپ ہی انصاف کیجیے اگر ٹی وی والے ہمیں نہیں دیکھتے تو ہمارے خواتین تو انہیں دیکھ رہی ہوتی ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ شیطان دھوکے باز یہ بات ہمارے ذہن میں آنے ہی نہیں دیتا، وہ یہی کہتا ہے کہ ٹھیک ہے یہ فلم انتہا درجے کی غلیظ ہے مگر تو اس سے پورا پورا لطف اٹھا۔

بالکل اسی طرح جیسے شروع میں جب اس ٹی وی کو گھر لایا گیا تو آپ نے یہ کہا تھا کہ خبر نامہ اور زیادہ سے زیادہ پاکستانی ڈرامے اس سے زیادہ دیکھنے کی کسی کو اجازت نہیں ہو گی، رہے فلمی چینلز اور بے ہودہ ڈرامے وہ تو آپ کے ہوتے ہوئے کوئی دیکھنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

اس وقت حالت یہ تھی کہ اگر کسی بچے سے اچانک کوئی بٹن دب جاتا تو سارے گھر میں شور برپا ہو جاتا کہ بند کرو فلمی چینل لگ گیا ہے، کہیں ابو نہ آجائیں۔

مجھے بھی اچھی طرح یاد ہے کہ شام ہوتے ہی سارا محلہ ہمارے گھر امڈ آتا اس لیے کہ اس نیک کام کی ابتداء ہمارے گھر سے ہوئی، اب پورے محلے میں پھیلے ہوئے اس صدقہ جاریہ میں ہمارا اچھا خاصا حصہ بنتا ہے، جب آپ گھر پر نہیں ہوتے تھے تو

www.ahnafmedia.com

سب بیٹھ کر فلمی چینلز دیکھتے تھے جونہی آپ کی انگلی گھنٹی کے بٹن کو چھوتی، فوراً چینل تبدیل ہو جاتا، اتنا خوف اور دبدبہ تھا کہ کہیں آپ کو پتا نہ چل جائے مگر آج کیا ہو گیا ہے؟؟

اب تو ہمارے گھر میں اتنی بڑی ڈش لگی ہوئی ہے اور گھر میں ہر روز نئی نئی فلمیں آتی ہیں اور ان میں فحش فلموں میں انتہا درجے کے فحش گیت، اتنے عریاں اور بے حیا مناظر کہ سن کر اور دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن آج آپ کی موجودگی میں پہلے سے ہزار گنا زیادہ فلمیں دیکھتے ہیں کہ خدا کی پناہ۔

اب کہاں گیا آپ کا وہ حکم کہ صرف خبر نامہ اور پاکستانی ڈرامہ؟ کہاں گیا وہ رعب اور دبدبہ؟ ابو خدا کے لیے ہم سب کدھر بہکے جا رہے ہیں یہ بھی شیطان کا بہت بڑا فریب ہے۔

پھر ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت بہت سے رشتوں کی تذلیل کی جا رہی ہے، ایک فلم یا ڈرامے میں ایک عورت کسی کی ماں ہوتی ہے تو دوسری جگہ وہی عورت اس کی بیوی ہوتی ہے، کبھی بہن ہوتی ہے اور کبھی کچھ اور، کیا یہ انسانیت ہے، بہن بھائی ایک دوسرے سے یار کہہ کر مخاطب ہوتے ہیں۔

ابو! یقین کیجیے ان پاکیزہ رشتوں کا تقدس کو پامال کیا جا رہا ہے پھر نہایت ڈھٹائی کے ساتھ اس سارے لچڑپن کو ثقافت کا نام دے کر فخر کیا جا رہا ہے، اگر یہی ثقافت ہے تو علی الاعلان میں یہ کہوں گا کہ یہ انتہائی مکروہ، غلیظ اور عذاب الٰہی کو دعوت دینے والی ثقافت ہے۔ عمیر شدت جذبات سے بولتا چلا گیا۔

عمیر کی بات سنتے ہی ابو جان شرم سے پانی پانی ہو گئے اور بیٹے کو گلے لگا لیا۔

www.ahnafmedia.com

کچھ اردو گرائمر کے بارے میں

ابن انشاء

فعل دیگر

فعل کی بنیادی قسمیں دو ہیں، جائز فعل، ناجائز فعل، ہم صرف جائز فعل کے افعال سے بحث کریں گے، کیونکہ قسم دوم پر پنڈت کو آنجہانی اور جناب جوش ملیح آبادی مبسوط کتابیں لکھ چکے ہیں۔ فعل کی دو قسمیں فعل لازم اور فعل متعدی بھی ہیں، فعل لازم وہ ہے جو کرنا لازم ہو، مثلاً افسر کی خوشامد، حکومت سے ڈرنا، بیوی سے جھوٹ بولنا وغیرہ۔

فعل متعدی:

عموماً متعدی امراض کی طرح پھیل جاتا ہے ایک شخص کنبہ پروری کرتا ہے، دوسرے بھی کرتے ہیں، ایک رشوت لیتا ہے، دوسرے اس سے بڑھ کر لیتے ہیں، ایک بناسپتی گھی کا ڈبہ پچیس روپے میں کر دیتا ہے دوسرا گوشت کے ساڑھے بارہ روپے لگاتا ہے، لطف یہ ہے کہ دونوں اپنے فعل متعدی کو فعل لازم قرار دیتے ہیں، ان افعال میں گھاٹے میں صرف مفعل رہتا ہے۔

فعل ماضی

ماضی میں کسی شخص نے جو فعل کیا ہو اسے فعل ماضی کہتے ہیں، کرنے والا عموماً اسے بھولنے کی کوشش کرتا ہے، لیکن لوگ نہیں بھولتے۔ ماضی کی کئی قسمیں مشہور ہیں، سب سے زیادہ شاندار ماضی ہے، جس قوم کو اپنا مستقبل ٹھیک نظر نہ آئے وہ اس صیغے کو بہت استعمال کرتی ہے۔

www.ahnafmedia.com

ماضی شکیہ:

ایک ماضی شکیہ ہے جن لوگوں کا ماضی مشکوک ہو وہ ماضي شکیہ ذیل میں آتے ہیں عموماہاتھوں لئے جاتے ہیں۔

ماضی شرطی یاماضی تمنائی

جن لوگوں نے ریس میں یا تاش پر شرطیں بدل بدل کر اپنا ماضی تباہ کیا ہو ان کے ماضی کو شرطی کہتے ہیں، چونکہ ان لوگوں کی تمنا ہوتی ہے کہ اور پیسے آئیں تو ان کو بھی ریس میں لگائیں اور اس لئے شرطی اور تمنائی دونوں ماضیاں ساتھ ساتھ آتی ہیں اس کی دو اور قسمیں ہیں ماضی قریب اور ماضی بعید، ماضی کو حتی الوسع قریب نہ آنے دینا چاہیئے، جتنی بعید رہے گی اور جتنے اس پر پردے پڑے رہیں گے، اتنی ہی بھلی معلوم ہوتی ہے، ماضی کا بعید رہنا مستقبل کیلئے بھی اچھا ہے۔

بین الاقوامی قراء کرام کی تلاوتیں
مشہور و معروف نعتیں، اسلامی نظمیں
اور علماء کرام کے بیانات کی ویڈیو سی ڈیز
آپ کا
بااعتماد ادارہ
تھوک ریٹ پر بنوانے کے لیے
786
بسم اللہ ریکارڈنگ ہاؤس
تھرڈ فلور شاپ نمبر 8 چائنہ سینٹر ہال روڈ لاہور
پروپرائیٹر
شیخ ارشد عنایت، شیخ خرم عنایت
0423
7213920

www.ahnafmedia.com

غار والوں کی کہانی

معظمہ کنول

ہزاروں سال پہلے کا ذکر ہے کہ روم میں دقیانوس نامی بادشاہ حکومت کیا کرتا تھا وہ بہت ہی ظالم اور درندہ صفت آدمی تھا۔ اللہ پر یقین نہیں رکھتا تھا اور بتوں کی پوجا کرتا تھا، اس کی پوری قوم اللہ کی عبادت سے ناواقف تھی بلکہ سب کے سب بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ اسی بت پرست قوم میں کچھ سمجھدار لوگ بھی رہتے تھے۔ وہ آپس میں اکثر یہ تذکرہ کرتے تھے کہ یہ مٹی کے بت ہیں جنہیں قوم والے خدا سمجھتے ہیں۔ یہ پتھر کی مورتیاں تو اپنی ناک پر بیٹھی ہوئی مکھی بھی نہیں ہٹا سکتیں۔ بھلا انسان کو کیا فائدہ یا نقصان دیں گی، کم عقل لوگ ہیں، اتنی سی بات نہیں سمجھتے پھر بادشاہ بھی عجیب آدمی ہے لوگوں کو سختی کے ساتھ ان کی پوجا کرنے پر زبردستی مجبور کرتا ہے۔ بچو! جو لوگ بتوں کی عبادت سے انکار کرتے تھے، بادشاہ ان کو آگ میں ڈال دیتا تھا، ان کے ناخن کھینچ لیتا تھا۔

اس قوم میں ہر سال عید کا میلہ لگتا تھا جس میں تمام لوگ شرکت کے لیے جاتے تھے، یہاں کُشتیاں ہوتی تھیں، دوڑ کے مقابلے ہوتے اور طرح طرح کے کھیل تماشے ہوتے تھے، سارے انعام تقسیم ہونے کے بعد بتوں کی پوجا ہوتی اور مٹھائی تقسیم کی جاتی تھی، ان تمام تمام فضول تماشوں سے تنگ آکر چند لوگ ایک درخت کے سائے میں آکر بیٹھ گئے، ان میں سے کوئی کسی کو نہیں جانتا تھا، آخر ایک نے دوسرے سے تعارف کرایا اور پوچھا بھائی تم سب یہاں کیوں بیٹھ گئے، پہلے نے کہا مجھے بت پرستی سے نفرت ہے، دوسرا بولا ہاتھوں کی بنائی ہوئی مورتیوں کی عبادت کرنا کہاں کی عقلمندی ہے، تیسرے نے کہا، پوری قوم جاہل ہو چکی ہے، کوئی بھی خدا کو نہیں جانتا۔

www.ahnafmedia.com

سب نے مل کر عہد کیا کہ وہ ہر گز بتوں کی پوجا نہیں کریں گے بلکہ صرف اس خدا کی پرستش کریں گے جو سب کا مالک ہے، جس نے چاند، تارے، زمین، آسما، پانی اور انسان سب کو پیدا کیا ہے وہی سب کو کھلاتا ہے، پیدا کرتا ہے اور موت دیتا ہے، ان چند ساتھیوں نے مل کر مکان خرید لیا اور وہاں رہنے لگے اور اپنے میں خدا کی عبادت شروع کر دی۔ اڑتے اڑتے یہ خبر ان کی قوم میں پھیل گئی کہ چند نوجوان بتوں سے باغی ہو کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں، چند چغل خوروں نے یہ خبر بادشاہ کو بھی پہنچادی۔

بادشاہ نے یہ سنا تو غصے سے لال پیلا ہو گیا اور کہنے لگا میں اس ملک میں بتوں کے خلاف بولنے کی کسی کو اجازت نہیں دے سکتا، اس نے فوراً حکم دیا کہ ان نوجوانوں کو گرفتار کر لیا جائے اور اس کے سامنے پیش کیا جائے۔

جب یہ نوجوان گرفتار ہو کر محل میں گئے تو کیا دیکھا کہ بہت ہی خوب صورت محل ہے، اونچے اونچے کمرے، وسیع دالان، خوبصورت باغیچے، جگہ جگہ قیمتی قالین بچھے ہیں، دیواروں پر خوبصورت اور ریشمی پردے لٹک رہے ہیں، درجنوں نوجوان ہاتھوں میں تلواریں لیے محل کی حفاظت کر رہے تھے لیکن اللہ پر ایمان رکھنے والا یہ ن وجوان کسی چیز سے متاثر نہیں ہوئے کیوں کہ وہ صرف اللہ کو بڑا طاقت والا مانتے تھے اور جو اللہ کو بڑا سمجھتے ہیں وہ کسی دوسرے سے قطعی نہیں ڈرتے اور نہ کسی کے سامنے جھکتے ہیں۔ یہ نوجوان بھی بے خوف بادشاہ کے سامنے گئے بادشاہ نے ان سے کہا: میرے ہم وطنو! میں نے سنا ہے کہ تم قوم کے خداؤں کو برا بھلا کہتے ہو اور ایک ایسے خدا کو مانتے ہو جسے کبھی آنکھ سے دیکھا بھی نہیں شاید تم جوان ہو اسی لیے اپنے مذہب سے بھٹک گئے ہو، دیکھو تم ان باتوں سے باز آجاؤ میں تمہیں اچھے اچھے عہدے اور انعام دوں گا۔

بادشاہ نے جب اپنی بات ختم کی تو ایک قیدی نوجوان نے کہا بادشاہ سلامت

www.ahnafmedia.com

ہم اللہ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت ہر گز نہیں کر سکتے۔ ہمارا خدا بڑی طاقت والا ہے، پھر آپ کو بھی دعوت دیتے ہیں کہ آپ بھی جھوٹے خداؤں کو چھوڑ کر سب سے بڑے اور سچے خدا کی بندگی کریں جو مارتا بھی ہو اور زندہ بھی کرتا ہے، سب کو وہی رزق دیتا ہے، پانی برساتا ہے، فصل اگاتا ہے اور اولاد دیتا ہے۔

بادشاہ نے جب دیکھا کہ نوجوان خدا کی تعریفیں کیے جارہے ہیں تو زور سے چلایا کہ بکواس بند کرو اور غصے سے کانپنے لگا۔ اس نے نوجوانوں سے کہا کہ میں تمہارے باپ دادا کی عزت کرتا ہوں ورنہ تمہیں ابھی اور اسی جگہ قتل کر دیتا، تمہیں سوچنے کا موقع دیتا ہوں اگر تم اپنے ارادوں سے باز نہیں آئے تو گردن اڑادوں گا اور اگر بتوں کو مان لیا تو دربار میں جگہ دوں گا۔

یہ مسلمان نوجوان بادشاہ کے دربار سے نکل کر سیدھے اپنے عبادت خانے میں آئے یہ وہی مکان تھا جو انہوں نے خریدا تھا۔ سب نے مل کر مشورہ کیا کہ ہم شہر سے دور کسی پہاڑ کے غار میں چل کر رہتے ہیں۔ وہاں اللہ کی عبادت کریں گے اور جب تک اس ظالم بادشاہ کی حکومت ختم نہیں ہو جاتی ہم اسی جگہ رہیں گے۔

رات کو جب سب لوگ سوگئے اور ہر طرف اندھیر چھا گیا تو یہ نوجوان خاموشی کے ساتھ اٹھے اپنا سامان باندھ کر کندھے پر رکھا اور شہر سے پہاڑ کی طرف چل دیے۔ انہوں نے ایک کتا پال رکھا تھا وہ کتا بھی ان کے ساتھ چل دیا، چلتے چلتے دوسرے دن دوپہر کو یہ ایک پہاڑ کے پاس پہنچے وہاں ایک غار تھا ان نوجوانوں نے اپنے ہاتھوں سے اس غار کو صاف کیا اور غار میں بیٹھ کر ستانے لگے۔ طویل فاصلہ پیدا چلنے کی وجہ سے یہ بہت تھک چکے تھے کمر سیدھی کرنے کے لیے لیٹ گئے، ان کا کتا غار کے منہ پر بیٹھ کر پہرہ دینے لگا۔ تھکن اور رات بھر پیدل چلنے کی وجہ سے انہیں نیند آنے لگی اور ایک ایک کر کے سب سوگئے، کتا یوں ہی پہرہ دیتا رہا۔

www.ahnafmedia.com

اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی نیند سلایا کہ وہ غار کے اندر تین سو سال تک سوتے رہے۔ نہ انہیں بھوک لگی اور نہ بیمار ہوئے، تین سو سال کے بعد سب ایک ایک کر کے اٹھ گئے، ایک دوسرے سے پوچھنے لگے بڑی گہری نیند تھی، ہم کتنی دیر تک سوتے رہے، دوسرے نے جواب دیا، آج ہم سارا دن سوئے، آج شاید دوسرا دن نکل آیا ہے، ایک ساتھی کہنے لگا دو دن ہو گئے ہمیں سوتے ہوئے اب بہت بھوک لگ رہی ہے، انہوں نے کہا ہم میں سے ایک آدمی جا کر بازار سے کھانا لے آئے، ان میں سے یملیخا نامی نوجوان کچھ پیسے لے کر کھانے کا سامان لینے شہر کی طرف جانے لگا سب نے اسے اچھی طرح سمجھا دیا کہ کسی کو ہمارے بارے میں مت بتانا ورنہ ظالم بادشاہ گرفتار کر کے قتل کر دے گا۔ جب سب نے یملیخا کو اچھی طرح سمجھا دیا تو وہ شہر چلا گیا۔

اس نے دیکھا کہ شہر کا نقشہ ہی بدل گیا ہے اور اونچی اونچی عمارتیں، سڑکیں، گلیاں سب کچھ تبدیل ہو گیا یہاں تک کہ ملک میں چلنے والا سکہ بھی بدل گیا، جب یملیخا کھانے کی ایک دکان پر گیا اور ظالم بادشاہ کے زمانے کا سکہ پیش کیا تو دکاندار حیران رہ گیا اور کہنے لگا یہ تو بادشاہ دقیانوس کے زمانے کا سکہ ہے تمہیں کہاں سے ملا، چند اور لوگ بھی جمع ہو گئے اور کہنے لگے اس نوجوان کو قدیم خزانہ مل گیا ہے جس میں سے یہ سکہ نکال لایا ہے، نوجوان حیران و پریشان لوگوں کو سمجھانے لگا کہ میرے پاس کوئی خزانہ نہیں ہے۔ یہ میرا اپنا سکہ ہے لیکن لوگوں نے اسے گرفتار کر کے بادشاہ کے سامنے پیش کر دیا۔ اس نئے نادشاہ کا بیدوسس تھا، یہ بہت نیک دل اور ایماندار بادشاہ تھا، جب اسے یہ سکہ دکھایا گیا تو اس نے وزیر سے مشورہ کیا، وزیر نے بتایا کہ تین سو سال قبل جب دقیانوس بادشاہ حکمران تھا یہ سکہ جب چلتا تھا بادشاہ نے نوجوان سے نام پوچھا تو نوجوان نے سب کچھ سچ سچ بتا دیا کہ وہ چند ساتھی اپنا ایمان بچانے کی غرض سے فرار ہو گئے تھے۔

www.ahnafmedia.com

بادشاہ ساری کہانی سن کر حیرت زدہ رہ گیا کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان نوجوان کو تین صدیوں تک سلائے رکھا، اس عرصے میں کئی بادشاہ تبدیل ہو گئے تھے، یملیخا نے بادشاہ سلامت سے اجازت لی اور اپنے ساتھیوں سے ملنے گیا، ساتھیوں سے مل کر اس نے سارا حیرت انگیز واقعہ سنایا اور بتایا کہ بادشاہ بھی مسلمان ہے، ابھی وہ اپنے ساتھیوں کو یہ بتایں بتا ہی رہا تھا کہ بادشاہ خود اپنے حفاظتی عملے کے ساتھ غار تک پہنچ گیا۔ سب ساتھیوں نے بادشاہ کا استقبال کیا۔ کچھ دیر بادشاہ ساتھ رہ کر رخصت ہو گیا۔

یہ سب ساتھی غار کے اندر چلے گئے اور اللہ کے حکم سے سب کے سب انتقال کر گئے۔ سب لوگ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ تین سو سال تک بغیر کھائے پیئے انہیں سلا کر دوبارہ اٹھا سکتا ہے تو مرنے کے بعد بھی اپنے بندوں کو قیامت کے دن زندہ کر دے گا اور اب تک جتنے بھی جاندار مرے ہیں سب کو اٹھا کر اللہ اپنے سامنے پیش کرے گا اور نیکی اور بدی کا فیصلہ کرے گا۔

واذا مرضت فھو یشفین
جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے
رحمانیہ میڈیکل سٹور
واں بھچراں
ڈاکٹر عبدالرحمان
D.H.M.S.R.M.P (PAK)
03023538960
ضیاء الرحمٰن
03074664850
03363725900
نوٹ شوگر کا فری علاج کیا جاتا ہے
ہر قسم کی انگریزی و دیسی ادویات کا مرکز
مرکز اہل السنّت والجماعت 87 جنوبی سرگودھا سے شائع ہونے والے رسائل اور متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ کے آڈیو ویڈیو بیانات ہم سے طلب کریں
رجسٹریشن نمبر
60587

www.ahnafmedia.com

شادی باعث رحمت یا زحمت؟

اسامہ شعیب

اسلام میں شادی کا طریقہ بہت آسان اور سیدھا ہے۔ لڑکے اور لڑکی کے پسند ہونے اور قول و اقرار طے ہو جانے کے بعد لوگوں کے سامنے دو گواہوں کی موجودگی میں نکاح سے شادی ہو جاتی ہے۔ مگر اب شادی کرنا ایک بڑا مسئلہ بن گیا ہے۔ حدیثِ نبوی میں رشتے کی بنیاد چار چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ دین، مال، جمال اور حسب و نسب۔ اور دین کو ترجیح دی گئی ہے مگر ہم لوگ دین کو چھوڑ کر بقیہ سب کو ترجیح دیا کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کرتا ہے کہ لڑکی کی عمر نکل جاتی ہے اوہ لَو میرج کر لیتی ہے یا دین چھوڑ دیتی ہے یا خود کو والدین پر بوجھ سمجھ کر خودکشی کر لیتی ہے۔ بعض علاقوں میں بہت ساری مسلم لڑکیاں غیر مسلموں سے شادی کر کے مرتد ہو رہی ہیں۔ رسول صلی اللہ علیہ و سلم کا فرمان ہے کہ نکاح کو آسان بناؤ اور زنا کو مشکل۔ نکاح کو جس قدر مشکل بنایا جائے گا نوجوان لڑکے لڑکیوں میں جنسی بے راہ روی، خفیہ تعلقات، لَو میرج، کورٹ میرج اور زناکاری بڑھتی جائے گی کیونکہ مغربی تہذیب کے مخلوط تعلیمی نظام، مخلوط روزگار، آزادیِ نسواں کا پر فریب نعرہ، انٹرنیٹ اور دوسرے ذرائع ابلاغ نے اس کا پورا موقع دے رکھا ہے جس کے نتیجے میں میل ملاپ بڑھتے بڑھتے چوری چھپے آشنائی کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جبکہ اس سے قرآن کریم منع کرتا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے: ولا متخذات اخدان۔

(سورۃ النساء)

(اور نہ چوری چھپے آشنائیاں کرنے والی) ولا متخذی اخدان (سورۃ المائدۃ)

(اور نہ چوری چھپے آشنائیاں کرنے والے) اور اس کے بعد ماں باپ کی

www.ahnafmedia.com

مرضی کے بغیر یا ان کو اطلاع دیے بغیر نکاح کر لیا جاتا ہے اور بعض نادانی میں سول میرج کر لیتے ہیں جس کا خمیازہ انہیں بعد میں بھگتنا پڑتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن میں جہاں دعوت و تبلیغ ہے وہیں معاشرے میں پھیلی ہوئی بدعات و رسومات کو ختم کرنا ہے۔ ان رسومات میں شادی کے موقع پر ہونے والی بدعات و رسومات بھی ہیں جو انسان کے لیے ایک بوجھ بن چکی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں: **و یضع عنھم اصرھم و الاغلال التی کانت علیھم** ۔ (سورۃ الاعراف)

(اور ان پر سے وہ بوجھ اتارتا ہے جو ان پر لدے ہوئے تھے اور وہ بندشیں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے) 'اصر' یعنی وہ بوجھ جسے انسان لے کر چل نہ سکے۔ اس میں شادی کی مختلف رسومات بھی شامل ہیں۔ یہ رسومات ایک بوجھ ہیں جن کو مسلمانوں نے اپنے سروں پر لاد لیا ہے مثلا منگنی ، ہلدی، ابٹن اور مہندی کی رسمیں، شادی کے شاندار کارڈ، ڈیکوریشن ، بارات ، سہرا، نوٹوں کا ہار، رقص ،ڈھول پٹاخے ، جوتا چھپائی ، دودھ پلائی ، ویڈیو ریکارڈنگ اور فوٹو گرافی وغیرہ جو اب شادی کا لازمی جز بن چکی ہیں اور جس میں مسلمان اسراف و تبذیر سے کام لیتے ہیں۔

منگنی کی رسم:

شادی کا آغاز رسمِ منگنی سے ہوتا ہے جس میں اب باقاعدہ دعوتِ طعام دی جانے لگی ہے جب کہ منگنی کی رسم اسلام میں ہے ہی نہیں۔ ہلدی کی رسم بھی ایک ہندوانہ رسم ہے اور مہندی یقیناً دلہن کے لیے باعثِ زینت ہے مگر اس میں عورتوں کا جمع ہونا، محرم اور نامحرم کا ملنا اور دعوتیں دینا محض دکھاوا اور مال کا بے جا خرچ ہے ۔

نکاح کے لیے شاندار کارڈ چھپتے ہیں جس میں ہزاروں روپے خرچ کیے

www.ahnafmedia.com

جاتے ہیں یہ تمام چیزیں اسراف میں شمار ہوں گی۔ قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے:

ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین ۔ وکان الشیطان لربہ کفورا

(سورۃ بنی اسرائیل)

(فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے) فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی کیوں کہا گیا؟ کیونکہ شیطان مومنوں کو آپس میں لڑانا چاہتا ہے۔ ظاہر سی بات ہے ایک 'بڑے صاحب' کی بیٹی کی شادی ہو اور پوری کوٹھی کو ڈیکوریشن کر کے سجایا گیا ہو اور لاکھوں روپے خرچ کیے گئے ہوں تو اس میں کام کرنے والے یہ تمام فضول خرچیاں دیکھیں گے جن کی بیٹیاں جہیز نہ دے پانے کی وجہ سے گھروں میں بیٹھی بوڑھی ہو رہی ہوں گی تو ان کے اندر حسد اور بغض پیدا ہو گا اور یہ لوگ موقع ملنے پر لوٹ مار کریں گے۔

آپ لاکھ ان کے سامنے 'کل مومن اخوۃ' (ہر مسلمان بھائی بھائی ہے) پیش کرتے رہیں مگر کیا یہ اس کو تسلیم کریں گے؟ شادیوں میں جو دولت کا اظہار ہوتا ہے وہ 'دولت مندوں' کے لیے تو محض ایک کھیل ہے مگر وہی شادی 'سفید پوشوں' کے لیے ایک بوجھ بن جاتی ہے اور ان کو بھی سماج اور محلہ میں اپنی ناک بچانے کے لیے تمام رسومات ولوازمات پورے کرنے پڑتے ہیں۔

جس کی تین یا چار بیٹیاں ہو جاتی ہیں تو ان کی راتوں کی نیند اڑ جاتی ہے کہ وہ ان کی شادیاں کیسے کرے گا؟ چنانچہ وہ قرض، زکوۃ اور مدد مانگ کر ان تمام رسومات کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اکثر تباہ وبرباد ہو جاتا ہے۔

اس لیے شادی 'سادگی' سے ہونی چاہیے مگر سادگی کا پیمانہ کیا ہے؟ ظاہر سی بات ہے کہ ایک امیر کی سادگی کچھ اور ہو گی اور ایک غریب کی سادگی کچھ اور ہو گی۔ تو ایک ایسی بنیاد ہونی چاہیے جس پر امیر اور غریب سب عمل کر سکیں۔ ایک اصول طے

www.ahnafmedia.com

ہو کہ جو بھی رسم یا تقریب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے ثابت ہو اس کو مضبوطی سے پکڑا جائے اور اپنی اپنی حیثیت کے مطابق پورا کیا جائے اور جو رسم یا تقریب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے ثابت نہ ہو اس کو سرے سے ختم کر دیا جائے اس میں کمی نہ کی جائے۔

عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کی شادی ہوتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع بھی نہیں دی جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کے کپڑوں پر زعفران کے نشان دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے جب کہ مدینہ اس وقت آج کے جدہ کے برابر تو تھا نہیں۔

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دینا ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ اور ہمارے یہاں یہ ہوتا ہے کہ لڑکی یا لڑکے کے ماموں، خالو یا دوسرے رشتہ دار امریکہ، سعودی عرب سے نہیں آرہے ہیں اور اسی چکر میں شادی سال دو سال لیٹ ہوتی رہتی ہے۔

علمائے کرام کی اولین ذمے داری ہے کہ اس سلسلے میں مسلمانوں کو بیدار کریں مگر دیکھا یہ گیا ہے کہ امیر اور بااثر لوگوں کی بیٹیوں کی شادیاں بڑی شان و شوکت سے ہوتی ہیں اور مزے کی بات یہ ہوتی ہے کہ نکاح تو مسجدوں میں ہوتے ہیں مگر لڑکی کا 'ولیمہ' شاندار ہال میں دیا جاتا ہے۔

علمائے کرام مسجدوں میں نکاح کرنے پر تعریف کرتے ہیں اور لڑکی کے ولیمے میں نہ صرف شریک ہوتے ہیں بلکہ اس کے لیے گھنٹوں کی زحمت بھی گوارہ کر لیتے ہیں۔ اگر علمائے کرام اپنے 'اسٹیٹس' سے نکل آئیں اور اپنی شرائط پر سنت کے مطابق نکاح پڑھائیں تو معاشرے میں شادی بہت آسان ہو جائے گی۔ اس میں چند چیزیں قابلِ توجہ ہیں:

www.ahnafmedia.com

مسجد میں نکاح:

ترمذی شریف میں ہے کہ نکاح کا اعلان کرو اور مسجدوں میں کرو۔

(جامع ترمذی)

اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کا نکاح مسجد میں ہوا تو کون مسلم ہے جو یہ کہہ سکے کہ میری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ افضل ہے؟ کمی ہمارے علمائے کرام اور مولوی حضرات کی بھی ہے۔ بلانے پر انکار کیسے کر دیں؟ 'انتظامیہ' نکال دے گی یا 'متولیان' ناراض ہو جائیں گے۔ جب کہ عیسائیوں میں یہ ہے کہ شہزادے کی شادی ہو یا شہزادی کی اس کو نکاح کے لیے چرچ میں آنا ہی پڑے گا۔

نکاح سے ایک خاندان وجود میں آتا ہے تو دعا مانگی جاتی ہے۔ جس کے لیے مسجد بہتر ہے۔ ورنہ ہوتا یہ ہے کہ اعلیٰ قسم کے شامیانے لگے ہوتے ہیں اور شور وغل کا ایک طوفان برپا ہے، قہقہے بلند ہو رہے ہیں اور سگریٹیں پی جا رہی ہیں اور ایک کونے میں مولوی بیچارہ بیٹھا نکاح کا کچھ مِن مِن کر کے پڑھ رہا ہوتا ہے جیسے صرف دلہا کو سنا رہا ہو اور پھر کہتا ہے کہ دعا مانگ لیں مگر کیا دعا کا کوئی ماحول ہے؟ اور مسجد میں نکاح سے لڑکی والوں کے پیسے کی بچت ہو جاتی ہے۔ فضول خرچی نہیں ہو پاتی ہے کیونکہ مسجد میں ساری چیزیں موجود رہتی ہیں۔

مہر میں اعتدال:

جہاں تک مہر کی بات ہے تو لوگ اس میں مہرِ فاطمی کی تقلید کرتے ہیں کہ مسنون ہے جب کہ آج کے دور سے اس سے کوئی مناسبت نہیں ہے۔ یہ صرف دولت بچانے کا حیلہ ہے۔ کچھ لوگ دکھاوے اور جھوٹی شان میں مہر کی بڑی اور ناقابلِ ادائیگی رقم طے کرتے ہیں اور پھر حیلے و بہانے سے معاف کرا کے بیوی کا ایک شرعی حق

www.ahnafmedia.com

غصب کر لیتے ہیں جو کہ جائز نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو سنو! عورتوں کے بھاری مہر نہ باندھا کرو۔ اگر یہ دنیا میں شرف کی چیز ہوتی اور اللہ تعالی کے نزدیک تقوی کی بات ہوتی تو اس کے سب سے زیادہ حقدار رسول اللہ علیہ وسلم ہوتے، مجھے نہیں معلوم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ اوقیہ چاندی سے زائد پر کسی سے نکاح کیا ہو یا اپنی بیٹیوں کی شادی کی ہو۔ (صحیح بخاری)

بارات کی نفی:

مسجد میں نکاح سے بارات کی بھی نفی ہو گئی۔ 'بارات' لفظ نہ تو قرآن کریم میں، نہ حدیث میں اور نہ ہی عربی زبان میں استعمال ہوا ہے۔ یہ خالص ہندوانہ رسم ہے ہندوؤں میں جہیز کی حفاظت کے لیے لڑکے والوں کی طرف سے بہت سارے لوگ دلہا کے گھر والوں کے ساتھ جایا کرتے تھے کیونکہ اس زمانے میں ڈاکوؤں وغیرہ کا ڈر رہتا تھا اسی کو بارات کا نام دیا گیا۔ جو اب مسلمانوں میں بھی دیکھا دیکھی رواج پا چکی ہے اور اب تو اس میں بھی ایک نیا چونچلہ شروع ہو گیا ہے یعنی 'ہیلی کاپٹر' سے آکر دلہن کو لے جانا (اگرچہ اس کا بل بھی لڑکی والے دیتے ہیں)

رسمِ رخصتی کی نفی:

اس میں بھی مسلمانوں نے ہندوؤں کی تقلید میں رخصتی کی رسم بنا لی اور اس میں کیا کچھ ہوتا ہے آپ سب کو بخوبی معلوم ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مستورات انصاری صحابہ کے دیے ہوئے مکان میں چھوڑ آئی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ساتھ نہیں تھے۔ کیا یہ ہمارے لیے یہ قابلِ اسوہ نہیں ہے؟ اگر رخصتی کی رسم ہو گی اور لڑکے والے آئیں گے تو دعوتیں ہوں گی ساری رسومات ہوں گی۔ بھلا بغیر کھلائے پلائے کون جانے دے گا؟

www.ahnafmedia.com

جہیز کی نفی:

جہیز کا اسلام میں کوئی تصور نہیں ہے یہ بھی ہندوانہ ہی رسم ہے۔ہندوؤں میں وارثت صرف لڑکوں میں تقسیم ہوتی ہے اورلڑکیوں کو وراثت میں کوئی حصہ نہیں ملتا ہے لہٰذا جب وہ لڑکی کو رخصت کرتے ہیں تو لڑکی کو کچھ دے دلا دیتے ہیں یہی دان یا جہیز کہلاتا ہے۔

اسلام میں تو لڑکی کا باقاعدہ وراثت میں حصہ ہے۔اور وراثت میں ان کو حصہ نہ دینا کفر ہے۔جہیز کا جواز یہ پیدا کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کو جہیز دیا تھا جب کہ جس نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کے لیے لفظ جہیز کا استعمال کیا ہے اس نے امتِ مسلمہ پر ظلم کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہا سے کرنے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مہر میں دینے کے لیے کچھ ہے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ نہیں،بس زرہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کو بیچ دو اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو30 درہم میں خرید لیا (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خودداری کی وجہ سے) اور پھر آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو وہ زرہ ہدیہ واپس کر دی تھی۔

انہیں30 درہم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور ان پیسوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدا،دو تکیہ ، ایک چکی اور ایک مشکیزہ وغیرہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے خریدا اور یہ بھی اس وجہ سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی سرپرستی میں تھے۔

www.ahnafmedia.com

یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیٹیوں کے نکاح میں ہمیں جہیز کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا ہے۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹیوں کے درمیان ناانصافی کریں گے؟؟ ایک بیٹی کو دیں اور بقیہ بیٹیوں کو نہ دیں؟

پھر بھی جہیز کی جڑ کاٹنا آسان نہیں ہے۔ دولت بہت پیاری ہوتی ہے اور لڑکے والے منہ کھول کر مانگتے ہیں ورنہ لڑکی ہمیشہ کے لیے گھر پر بیٹھی رہ جاتی ہے۔ تو دینا بھی ہے تو اس کی نمائش نہ کی جائے۔ پہلے دے دیں یا بعد میں دیں۔ اور اس کو وراثت کی جگہ نہ سمجھ کے دیں۔ وراثت تو تقسیم کرنی ہی ہوگی چاہے وہ کم ہو یا زیادہ۔

شبِ زفاف:

اس میں دلہا دلہن کو سب سے پہلے شکرانے کی دو رکعت نماز ادا کرنی چاہیے اس کے بعد صحبت سے پہلے یہ دعا پڑھیں: بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان و جنب الشیطان ما رزقتنا (صحیح بخاری) اللہ کے نام سے، اے اللہ دور کر ہم سے شیطان مردود کو اور دور کر شیطان مردود کو اس اولاد سے جو آپ ہمیں عطا کریں) اگر یہ دعا نہ پڑھی جائے تو صحبت میں شیطان شامل ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں اولاد نافرمان، بری عادتوں والی، بے حیا، گمراہ اور بے دین ہوتی ہے۔ آج کل کی اولادوں میں بے حیائی و فحاشی اور زناکاری کا ایک اہم سبب یہ بھی ہے۔

لڑکی کے ولیمہ کی نفی:

باراتیوں کو کھانا کھلانا ہی ایک طرح سے لڑکی کا ولیمہ ہے۔ لڑکی والوں کی طرف نکاح کی کوئی دعوت نہیں۔ ولیمہ صرف ایک ہے جو کہ لڑکے والوں کی طرف سے ہوتا ہے کیونکہ لڑکے والوں کے یہاں خوشی ہے کہ اسکا گھر آباد ہوا ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ نکاح کے موقع پر چھوہارے کون لائے گا؟؟ لڑکے والے۔ اور باراتیوں

www.ahnafmedia.com

کو مرغ پلاؤ کو ن کھلائے گا ؟لڑکی والے۔کیا لڑکی والے جب مرغ پلاؤ کھلا سکتے ہیں تو کیا ذرا سے چھوہارے نہیں بانٹ سکتے تھے؟اس لیے دعوت صرف ایک ہے اور وہ ہے ولیمہ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیمہ ضرور کرو چاہے ایک بکری ہی کیوں نہ ہو(صحیح بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ولیمہ کی دعوت ضرور قبول کرواور ساتھ میں یہ بھی فرما دیا کہ بد ترین کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے، جس میں مالداروں کو بلایا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کی اتنی زیادہ تاکید کی ہے اور اس میں غریبوں کا بھی خیال رکھا ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکی کے گھر کھانے اور ایسی دعوتوں میں جانے کو کہنے سے بخل سے کام لیا ہو؟اور اس کے لیے تاکید نہ فرمائی ہو؟ آج کل بڑے پیمانے پر ولیمہ کرنا اور اس میں زیادہ سے زیادہ پر تکلف کھانا پیش کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔

اس کی وجہ سے لاکھوں روپے خرچ کیے جاتے ہیں۔کیا یہ ضروری ہے کہ ولیمہ کی دعوت میں سارے ہی جاننے والوں کو بلایا جائے؟ولیمہ میں اسراف سے کام نہ لے کر اگر ان پیسوں سے کسی غریب لڑکی شادی کرا دی جائے تو یہ زیادہ ثواب کا کام ہو گا دعوتِ ولیمہ میں بھی اب مغربی تہذیب کے اثر سے 'بوفے سسٹم' کا رواج ہو رہا ہے جس میں لوگ پلیٹیں لیے جانوروں کی طرح کھانے کے کاؤنٹر پر ٹوٹے پڑ رہے ہوتے ہیں اور کھڑے کھڑے کھاتے ہیں جو کہ شریعت کے خلاف ہے۔

ویڈیو ریکارڈنگ اور اختلاط مرد وزن:

آج کل شادی کی تقریب میں فلمی گانے اور ڈسکو ڈانس اور ویڈیو ریکارڈنگ

www.ahnafmedia.com

وغیرہ ضروری ہو گئی ہے۔ اسٹیج پر دلہا دلہن کو ساتھ بٹھا کے منٹ منٹ کے فوٹو لیناضروری سمجھ لیا گیا ہے جو کہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ ان فوٹو کو اجنبی مرد، غیر محرم رشتے داروں اور دوستوں کو دکھایا جاتا ہے جو کہ جائز نہیں ہے۔

اس میں مردوں اور عورتوں کی مخلوط مجلسیں ہوا کرتی ہیں جس میں عورتیں زرق برق لباس میں بے پردہ مردوں کے درمیان گھومتی رہتی ہیں۔ بہتر ہو گا کہ اس طرح کی شادیوں میں شرکت ہی نہ کی جائے اور اگر معلوم نہ ہو تو پہنچنے کے بعد داعی کے سامنے اظہارِ نفرت کرنا چاہیے اور واپس لوٹ آنا چاہیے۔

مگر اس میں علمائے کرام تک لاپرواہی برتتے ہیں شاید یہ ان لوگوں کی 'مصلحت، دور اندیشی' کے خلاف ہو۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اجنبی عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔

ایک انصاری نے عرض کیا: یارسول صلی اللہ علیہ وسلم حمو کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو موت ہے' (صحیح بخاری) حمو سے مراد شوہر کے عزیز و اقارب ہیں جیسے شوہر کا بھائی (دیور) یا اس کے چچازاد بھائی وغیرہ۔ شوہر کے رشتے داروں کے ساتھ خلوت نشینی اجنبیوں کے ساتھ خلوت نشینی سے زیادہ خطرناک ہے۔ اسی کے ضمن میں ایک خاص بات یہ ہے کہ اکثر لوگ شادی کے بعد ملازمت کے لیے خلیجی ممالک چلے جاتے ہیں اور واپسی دو سال یا تین سال پر ہوا کرتی ہے۔ بیوی کو دیور یا دوسروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ طویل عرصہ تک شوہر کی غیر موجودگی کی وجہ سے بیوی کے حقوق ادا نہیں ہو پاتے جس کے بسا اوقات بہت خطرناک نتائج نکلتے ہیں اور نوبت طلاق تک پہنچ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھ کر چار مہینہ سے زائد کسی کو بھی جہاد جیسے عظیم فریضے پر بھی جانے کی اجازت نہیں دی تھی۔ ان تمام

www.ahnafmedia.com

بدعات و رسومات کی اصلاح کرنے کا سب سے اچھا ذریعہ خطبہ نکاح ہے۔اس کے ذریعے ہم اپنی بات آسانی سے لوگوں تک پہنچاسکتے ہیں۔یہ تعلیم وتربیت کی ایک شکل ہی ہے جو کہ اللہ تعالی کی حمد و ثنا اور قرآن کریم کی بعض آیات اور بعض احادیث پر مشتمل ہے تاکہ اس کے ذریعے مرد کو جو کہ اپنی ایک نئی زندگی کا آغاز کرنے جارہا ہے اس کی رہنمائی ہو سکے۔ مگر ہمارے یہاں عربی زبان سے ناواقفیت ہونے کی وجہ سے مسنون خطبہ نکاح رسمی طور سے پڑھا جاتا ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ اردو زبان میں بھی لوگوں کے سامنے نکاح کے مقصد اور شادی میں ہونے والی بدعات و رسومات سے بچنے کی تلقین کی جائے کہ اسلام کے نزدیک شادی اس خوشی کا نام نہیں ہے جس میں انسان اللہ تعالی کو بھول جائے بلکہ اس خوشی کا نام ہے جس میں انسان خدا شناسی اور خدا خوفی کا ثبوت دے۔

قرآن وسنت کی نشر واشاعت کا عالمی ادارہ
دارالایمان
محکم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
کی تمام تالیفات، مدلل بیانات، آڈیو ویڈیو سی ڈیز، میموری کارڈز
اور مسلک اھل السنۃ والجماعۃ کے نامور مصنفین اور محققین کی تصنیفات کا مرکز
دارالایمان 17-فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور
0423-7350016, 0321-4602218

www.ahnafmedia.com

میاں بیوی

شازیہ انیق، لاہور

ایک مرتبہ کہیں دو میاں بیوی رہتے تھے صدق و محبت اور دوستی کے رشتوں میں جڑے ہوئے۔ ایک دوسرے کے قرب کے بغیر تو چین بھی نہ پاتے تھے مگر طبیعتوں کے لحاظ سے ایک دوسرے سے قطعی مختلف، خاوند نہایت پُر سکون اور کسی بھی حالت میں غصہ نہ کھانے والا تو بیوی نہایت ہی تیز و طرار اور معمولی سے معمولی بات پر غصے سے بھڑک اُٹھنے والی۔

ایک بار دونوں میاں بیوی ایک بحری سفر پر نکل کھڑے ہوئے۔ جہاز کئی دن تک تو سمندر میں پُر سکون طریقے سے چلتا رہا مگر ایک دن اُسے طوفانوں نے آ گھیرا۔ ہوائیں مخالف ہو گئیں اور موجوں کے تلاطم نے سب کچھ اُلٹ پلٹ کر رکھ دیا۔ طوفان سے سمندری پانی جہاز کے اندر تک بھر گیا۔ جہاز پر موجود مسافروں کے چہروں پر تو پریشانی تھی ہی، جہاز کا ناخدا کپتان بھی اپنی پریشانی نہ چُھپا سکا۔ اُس نے مسافروں سے صاف صاف کہہ دیا کہ موجودہ حالات میں تو اللہ کی طرف سے کوئی معجزہ ہی جہاز کو اِس طوفان سے بچا سکتا ہے۔

کپتان کے اِس بیان سے مسافروں کے دِلوں میں بچنے کی رہتی سہتی اُمیدیں بھی دم توڑ گئیں۔ موت کو قریب پا کر مسافروں نے خوف سے چیخنا اور چلانا شروع کر دیا۔ اُس آدمی کی بیوی پر تو جنونی کیفیت طاری ہو گئی۔ اُسے تو کچھ بھی نہیں سوجھ رہا تھا کہ کیا کرے۔ بھاگتے ہوئے اپنے خاوند کے پاس پہنچی کہ شاید مصیبت کی اِس گھڑی میں فرار و نجات کیلئے وہ کوئی بہتر حل جانتا ہو، یہ دیکھ کر تو اُسے اور بھی طیش آ گیا کہ گرد و نواح میں مسافروں کے آہ و پُکار سے مچی قیامت سے بے تعلق اُسکا خاوند حسبِ سابق

www.ahnafmedia.com

پُر سکون طریقے سے بیٹھا ہوا ہے۔ بیوی نے جھلا کر خاوند کے گریبان میں ہاتھ ڈالا اور اُسے جھنجھوڑ ڈالا اور چیختے ہوئے بولی کہ تُم کیسے بے حِس انسان ہو۔ اچانک خاوند کی آنکھوں میں سُکون کی جگہ غصے کے آثار دِکھائی دیے اور اُس نے اپنی جیب سے ایک خنجر نکال کر بیوی کے سینے پر ٹِکا دیا، سپاٹ چہرے اور خشک لہجے میں اُس سے پوچھا: اب بتا، اِس خنجر سے ڈر لگ رہا ہے کیا؟

بیوی نے خاوند کے چہرے پر آئی ہوئی خونخواری کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا: نہیں۔ خاوند نے پوچھا: کیوں؟ بیوی نے جواب دیا: کیونکہ یہ خنجر ایسے ہاتھوں میں ہے جو اُس سے پیار کرتا ہے اور اُسے اِن ہاتھوں پر مکمل بھروسہ بھی ہے۔

خاوند نے مُسکراتے ہوئے کہا: بالکل اِسی طرح ہی تو میری مثال ہے۔ یہ خونخوار اور پُر ہیبت موجیں اُس ہستی کے ہاتھوں میں ہیں جو مجھ سے پیار کرتا ہے اور مُجھے اُن ہاتھوں پر پورا بھروسہ بھی ہے۔ پھر ڈرنا کِس بات کا، اگر وہ ذات پاک اِن سب موجوں اور طوفانی ہواؤں پر مکمل تسلط اور قابو رکھنے والی ہے تو؟

ٹھہریئے!. اگر آپ بھی زندگی کی موجوں سے لڑتے لڑتے تھک گئے ہیں، اور حالات آندھیوں کی مانند تمہیں مُخالف سمتوں میں دھکیل دیتے ہیں، تو مت ڈریئے! کہ اللہ سبحانہ وتعالی تم سے پیار کرتا ہے۔ وہی تو ہے جسے ہر طوفان اور ہر آندھی پر مکمل قُدرت ہے۔ تو مت ڈریئے! کہ وہ تمہیں اُس سے بھی زیادہ جانتا ہے جتنا تُم اپنے آپ کو جانتے ہو۔ وہی تمہارے مُستقبل کو سنوارے گا جِس مُستقبل کا تمہیں تو کُچھ پتہ ہی نہیں مگر وہ تمہارے سارے رازوں سے واقف ہے۔

اگر تمہیں بھی اُس سے پیار ہے تو اُس پر پورا بھروسہ کیجیئے اور اپنے سارے معاملات اُس پر چھوڑ دیجیئے۔ کیونکہ وہ تم سے پیار کرتا ہے۔

ہر حال میں اللہ پاک پر کامل یقین رکھنا چاہیئے۔

www.ahnafmedia.com

فرق صرف اتنا تھا

مولانا امان اللہ حنفی

آسیہ اپنی چھوٹی بہن صائمہ سے 5 سال بڑی تھی اس وجہ سے وہ صائمہ سے 5 سال پہلے مدرسہ میں داخل ہوئی تھی۔ ان پانچ سالوں میں ابھی تک دو ہی درجے پڑھ سکی تھی اور ہر وقت کتاب ہاتھ میں لیے رکھتی۔ صائمہ کو مدرسہ میں پہلا سال تھا اور طبعیت کی بھی ہنس مکھ تھی اور گپ شپ لگانا بھی اس کے مزاج کا حصہ تھا۔ اسی وجہ سے وہ زیادہ وقت اپنی سہلیوں کے ساتھ باتوں اور کھیل میں گزارتی۔

آسیہ اس کو دیکھ کر غصہ ہوتی اور جب بھی اس کو وقت ملتا تو چھوٹی بہن کے لیے لیکچر شروع ہو جاتا کہ تو ہر وقت کھیل میں لگی رہتی ہے، اپنے وقت کا خیال نہیں کرتی، اپنی عمر کی بھی پرواہ نہیں کر رہی جو گزرتی جا رہی ہے۔ آپ کے پاس وقت ہے پڑھ لو جب امتحان آئے گا تو تم شرمندہ ہو گی اس شرمندگی سے بہتر ہے کہ اب محنت کر لو۔ صائمہ یہ سب باتیں خاموشی سے سنتی اور اپنی بڑی بہن کا خیال بھی کرتی تھی کہ وہ ہر وقت پڑھتی رہتی ہے اور میں صرف پڑھائی کے وقت میں پڑھتی ہوں، وقت کو فضول کھیل میں گزار دیتی ہوں۔

جیسے ہی رات کو چھٹی ہوتی آسیہ کتاب لے کر بیٹھ جاتی اور صائمہ اپنی سہلیوں کے ساتھ گپ شب میں لگ جاتی۔ پھر جب کھانے پر جمع ہوتی آسیہ کا لیکچر شروع ہو جاتا کہ دیکھو امتحان بہت مشکل ہوتا ہے، دیکھو میں کتنی محنت کرتی ہوں۔ اس کے باوجود ہر درجہ میں دو سال لگ رہے ہیں اور پانچ سال میں دو درجے پڑھ سکی ہوں، میں بڑی ہونے کے ناتے تیرا خیال رکھتی ہوں۔ میری مانو خوب محنت کرو اور وقت کو ضائع بالکل نہ کرو۔

www.ahnafmedia.com

امتحان کا وقت آ گیا۔ دونوں بہنیں امتحان دے رہی ہیں اس دوران آسیہ تو ہر وقت کتاب ہاتھ میں لیے پھرتی، جو کام بھی کرتی کتاب ساتھ رکھتی تھی جب کہ صائمہ صرف پڑھائی کے اوقات میں پڑھتی تھی۔ اور جس وقت نتیجہ آیا تو صائمہ کی جماعت میں پہلی پوزیشن تھی اور آسیہ حسب سابق اس مرتبہ بھی فیل تھی۔ اب دونوں میں صرف ایک درجہ کا فرق باقی تھا۔

نئے درجات کی پڑھائی شروع ہو چکی تھی دونوں بہنوں کے ترتیب یہی تھی کہ آسیہ ہر وقت کتاب ہاتھ میں رکھتی اور صائمہ صرف پڑھائی کے وقت میں پڑھتی۔ جب صائمہ اپنی سہلیوں کے ساتھ کھیل کر کھانے کے لیے بڑی بہن کے ساتھ بیٹھتی تو کچھ دن تو آسیہ خاموش رہی کہ میں فیل ہوئی اور صائمہ کی پوزیشن آئی مگر یہ خاموشی کہاں تک رہتی ؟ کیونکہ صائمہ دوپہر کو چھٹی کے بعد سو جاتی تھی عصر کے بعد اپنی سہلیوں کے ساتھ کھیلتی رات کو بھی مقررہ اوقات پڑھائی کر کے جلدی اٹھ جاتی۔ کچھ دن بعد پھر اس کے لیکچرز شروع ہو گئے کہ پہلے تم چھوٹے درجے میں تھی جو تمہاری پوزیشن آ گئی، میرے درجے میں آؤ گی تو پتا چلے گا۔ اف اللہ! اتنی مشکل کتابیں ہیں اور تم پڑھائی کو مختصر وقت دیتی ہو۔ مجھے دیکھو ہر وقت پڑھتی ہوں پھر بھی فیل ہو جاتی ہوں۔ تو آخر کیسے میرے درجے میں پہنچو گی؟ کیوں اپنی فکر نہیں کرتی ؟ کیوں وقت کی قدر نہیں کرتی ؟

صائمہ یہ سب خاموشی سے سنتی کہ میری بڑی بہن ہے اور بے چاری اتنی محنت سے پڑھتی ہے مگر پھر بھی کامیابی نہ ہو تو اس کا کیا قصور؟ مجھے جو کہتی ہے میرے بھلے کے لیے کہتی ہے۔ وہ درجہ واقعی مشکل ہو گا جو اتنی محنت کے بعد بھی باجی فیل ہو گئی ۔ دن اسی طرح گزرتے گئے آسیہ کو جب بھی موقعہ ملتا وہ ضرور صائمہ کو لیکچر دیتی۔ خیر سے امتحان کا وقت آ گیا مگر اب بھی پڑھائی کی ترتیب وہی تھی اور جب نتیجہ

www.ahnafmedia.com

آیا تو وہ پہلے کی طرح یعنی چھوٹی بہن کو اب پھر پوزیشن اور بڑی فیل۔

اب دونوں بہنیں ایک درجہ میں ہو چکی تھیں اور جب پڑھائی شروع ہوئی تو دونوں اکھٹی ہی بیٹھی تھیں، مگر اب آسیہ کا لیکچر ختم ہو چکا تھا اور چھوٹی بہن کبھی کبھی آسیہ کو اتنا کہہ دیتی باجی توجہ سے استانی صاحبہ کا درس سنو! کیونکہ آسیہ بے توجہ سے سی بیٹھی ہوتی اور کتاب آگے ہوتی مگر ذہن میں کچھ اور خیالات گھومتے رہتے۔

پھر جب استانی صاحبہ کا سبق نہ آتا تو سارا دن کتاب ساتھ رکھتی جہاں موقعہ ملتا کھول کر بیٹھ جاتی، مگر جب سبق کو غور سے سنا نہیں تو اب کیا خاک سمجھ آتا اور صائمہ جب استانی صاحبہ پڑھاتی تو خوب توجہ سے سنتی اور یاد رکھنے کی کوشش کرتی پھر رات کو ایک بار دوہرا لیتی کہ جس سے یہ اطمینان ہو کہ میں نے جو سمجھا تھا وہ مجھے یاد ہے اور میں یہ بات آگے بھی سمجھا سکتی ہوں۔ بس یہی فرق تھا آسیہ کے ناکام اور صائمہ کے کامیاب ہونے میں۔

لعنت اللہ علی الکاذبین
ہمارا عزم فطرت سے قریب تر صحت مند زندگی
جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت
رجسٹریشن نمبر 1195
قائم شدہ 1950ء
نسخہ جوہر زیتون
دارالخدمت
جوہر زیتون جوڑوں کے درد کا مکمل علاج
تمام نباتات خالق ارض وسماء کے ہی پیدا کردہ ہیں لیکن چند پودوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے خود اپنی مقدس کلام میں فرمایا ہے اور اس طرح ان پودوں کے نام تا ابد کلام الٰہی میں محفوظ ہو گئے ہیں ان میں زیتون کا ذکر بکثرت ملتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے "قسم ہے انجیر کی اور قسم ہے زیتون اور قسم ہے طور سینا کی اور اس امن والے شہر کی ہم نے انسان کو بہترین انداز میں پیدا فرمایا" قرآن پاک میں زیتون کا لفظ اس کے نام کے ساتھ چھ مرتبہ آیا ہے۔
فوائد
جوہر زیتون: جوڑوں کا درد، کمر درد، ٹانگ کا درد ختم کرتا ہے۔
جوہر زیتون: پٹھوں کی کمزوری، جوڑوں پر سوج، ورم ختم کرتا ہے۔
جوہر زیتون: گنٹھیا، موہروں کا درد، سر درد کمزوری ختم کرتا ہے۔
جوہر زیتون: تمام جسمانی درد کو ختم کر کے یورک ایسڈ کو خارج کرتا ہے۔
قیمت بمعہ ڈاک خرچ و بمعہ ڈاک کمیشن 1500 روپے
صدق بیانی کی تمام حدود کو ملحوظ رکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ نسخہ جوہر زیتون کی ایک ہی خوراک انشاء اللہ ایک مرتبہ تو مریض گھٹنا کو بستر مرگ سے اٹھا دیتی ہے
شعبہ طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
جوہر زیتون بذریعہ ڈاک منگوانے کے لئے 24 گھنٹے ہیلپ لائن
0308-7575668
0345-2366562
0300-2682923

www.ahnafmedia.com

موچی کی توبہ

حافظ محسن شریف

اف.....خدایا، یہ کیسا شور ہے؟

ساری نیند کا بیڑا غرق کر دیا۔ اس منحوس کو کہا بھی تھا۔ شراب پی کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ غل غپاڑہ ہی کرنا ہی ہوتا ہے تو کہیں اور جا کر کر لیا کرو۔ لیکن مجال ہے اس موچی کو کسی بات کا اثر ہوا ہو۔

کوفہ شہر کے ایک محلے کے گھر میں سویا ہوا آدمی رات کو اٹھ کر بڑبڑانے لگا اور انتہائی غصہ کی حالت میں اس گھر کی طرف چلنے لگا جہاں سے شور شرابے کی آوازیں آرہی تھیں۔

اوئے موچی! اپنی بکواس بند کرو اتنا شور کرتے ہو کہ سارے محلے کا ناک میں دم کر رکھا ہے تم ایک بہت کمینے انسان ہو بد تمیز کہیں کے۔ نیند کا مارا ہوا آدمی موچی کے گھر کے باہر کھڑا ہو کر اونچی آواز میں موچی کو کوسنے لگا

اوئے جا۔ جا۔ اپنا کام کر بڑا آیا مجھے سمجھانے۔ اپنی زبان کو لگام دے ورنہ تیرا سر پھاڑ دوں گا۔ موچی نشے کی حالت میں گھر سے باہر نکل کر اپنے سامنے کھڑے شخص کو دھمکی دیتے ہوئے بولا۔

تجھے اللہ ذلیل و خوار کرے کمینے شرابی۔۔۔ آدمی موچی کی بات سنتے ہی غصہ سے پاؤں زمین پر پٹختے ہوئے اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

وہ کمزور جسامت۔۔۔ سانولے رنگ کا درمیانہ قد والا ایک موچی تھا۔ جو دن کو بازار میں لوگوں کی جوتیاں گانٹھنے کا کام کرتا اور جو پیسے بچتے اس کی شراب خرید تا اور رات کو اپنے دوستوں کو مدعو کر کے رات بھر غل غپاڑہ کرتا اس موچی کی حرکت سے

www.ahnafmedia.com

سارے محلے والے تنگ تھے۔ محلے کے لوگ اس کی خوب بے عزتی کرتے لیکن وہ کسی کی بات کو خاطر میں نہ لاتا اور زیادہ شدت سے ساری ساری رات شراب پی کر اپنے دوستوں کے ساتھ شور مچاتا۔

اگلے دن سارا محلہ ایک جگہ اکٹھا تھا۔ اور موچی کی اس حرکت پہ نوحہ کناں تھا لیکن موچی اپنی حرکت سے باز آنے کی بجائے پوری ڈھٹائی کے ساتھ اپنی حرکت جاری رکھے ہوئے تھا۔ ساتھیو! اگر موچی سے نجات حاصل کرنی ہے تو اس کو پکڑ کر خوب دھلائی کرو تاکہ اس کو سبق سکھایا جاسکے۔ ہم تو اس کی روز روز کی قبیح حرکتوں سے تنگ آچکے ہیں۔ ہمارے بچے رات کو موچی کا شور سن کر اٹھ جاتے ہیں اور روتے رہتے ہیں۔ موچی کی اس حرکت سے محلے والے ذہنی مریض بن چکے ہیں۔ محلے کا معتبر آدمی اپنے محلے والوں کے سامنے جوشیلے انداز میں بولتا جارہا تھا۔

ہاں ہاں!! بالکل ٹھیک کہا آپ نے۔ اس موچی کے بچے کو ضرور سبق سکھانا چاہیے۔ یہ سمجھتا کیا ہے اپنے آپ کو ہم مزید اس کی غنڈہ گردی برداشت نہیں کرسکتے سارا محلہ بیک زباں بولا اور اپنے معتبر آدمی کی تائید کرنے لگا۔

لیکن دوستو! اس طرح لڑائی جھگڑا ہوگا۔ موچی کے دوست بھی اس کا ساتھ دیں گے۔ ہمارے محلے میں دشمنی پھیل جائے گی۔ موچی کی پٹائی کرنے سے بہتر ہے پولیس کو رپٹ درج کروائی جائے۔ اس طرح پولیس اس کو اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو گرفتار کرلے گی۔ آگے پولیس والے جانیں اور اس کا کام۔۔۔ کیوں ٹھیک کہا نا میں نے؟ لوگوں کے آخر میں کھڑا ہوا ایک شخص بولا تو سارے اس کی اس تجویز پہ متفق ہوگئے۔

اگلے روز سارا محلہ تھانے کے باہر کھڑا تھا اور موچی کے خلاف احتجاج کررہا تھا۔ پولیس نے موچی کے خلاف مقدمہ درج کرکے شراب پی کر غل غپاڑہ مچانے کے

www.ahnafmedia.com

الزام میں اسے اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا۔
ارے بھائی! کل رات موچی اور اس کے ساتھیوں کے شور مچانے کی آواز نہیں آئی کیا وہ اپنی حرکات سے باز آگیا ہے موچی کے گھر کے ساتھ والی گلی سے ایک نورانی چہرے والے شخص نے ایک آدمی سے دریافت کیا۔

موچی کمبخت اپنی حرکتوں سے باز نہیں آیا محلے والوں نے پولیس کو شکایت کر کے اسے گرفتار کرا دیا ہے۔ اچھا ہوا کمبخت جیل میں رہے گا تو اس کے ہوش ٹھکانے آجائیں گے اور پتہ چلے گا کہ دوسروں کو کیسے تنگ کیا جاتا ہے یہ کہتے ہوئے وہ شخص آگے بڑھ گیا۔ جبکہ نورانی چہرے والا شخص یہ سن کر پریشان ہو گیا۔

نورانی چہرے والے شخص نے اپنے کچھ ساتھیوں کو ہمراہ لیا اور سیدھا تھانے پہنچ گیا۔ تھانے کے اعلیٰ حکام سب اس شخص کو جانتے تھے اور اس کے شاگرد بھی تھے سب اس شخص کو دیکھتے ہی احتراماً کھڑے ہو گئے تھانے میں موجود ہر شخص آنے والے شخص کو دیکھ کر حیران تھا۔ جی۔ آپ کس کام کے لیے تشریف لائے ہیں اے میرے استاد! پولیس کے ایک اعلیٰ آفیسر نے بڑے مودبانہ انداز میں آنے والے شخص سے پوچھا؟

میرے محلے کے ایک موچی کو شراب پی کر شور شرابا مچانے کے جرم میں کل پولیس گرفتار کر کے لائی ہے۔ میں چاہتا ہوں اسے میری ضمانت پر رہا کر دیا جائے آنے والے شخص نے سنجیدگی سے کہا۔

جی بہت اچھا! ہم آپ کی بات کا بھلا کیونکر انکار کر سکتے ہیں؟ موچی اور اس کے دیگر ساتھیوں کو رہا کیا جاتا ہے۔ پولیس آفیسر نے حکم نامہ جاری کیا۔ آنے والا شخص تھانے کے گیٹ پر موچی کا استقبال کرنے کے لیے خود کھڑا تھا۔ موچی نے رہا ہوتے ہی آپ کو دیکھا تو حیران رہ گیا وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اپنے دور کا اتنا بڑا عالم

www.ahnafmedia.com

اس کی سفارش کر کے اپنی ضمانت پر رہا کروانے خود آئے گا۔ اب آنے والا شخص بڑے اچھے انداز میں موچی کو سمجھا رہا تھا جبکہ موچی شرم کے مارے پانی پانی ہو رہا تھا۔ بالآخر موچی نے اپنا جھکا ہوا سر اوپر اٹھایا اور کہا اے میرے سردار اے میرے آقا میں آج سے شراب پینے سے آپ کے سامنے سچی توبہ کرتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں آئندہ آپ مجھے کسی بری حرکت میں مبتلا نہیں دیکھیں گے اللہ آپ کو جزائے خیر دے یہ کہہ کر موچی اور اس کے دیگر ساتھیوں سے شراب پینے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے توبہ کر لی۔ پھر موچی اس شخص کی علمی مجالس میں بیٹھنا شروع ہو گیا اور بالآخر اس موچی کا شمار کوفہ کے بڑے بڑے عالموں میں ہونے لگا۔ آپ جانتی ہیں کہ موچی کو رہا کروانے والی شخصیت کون تھی؟ نہیں ناں تو ہم آپ کو بتاتے ہیں وہ شخصیت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تھی جس نے موچی کو رہا کروایا اور موچی نے آپ کی نصیحت سے متاثر ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے شراب پینے سے توبہ کر لی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو امام صاحب کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

گریس سٹیل پوائنٹ
ہمارے ہاں فاجر کلاس، سٹین لس سٹیل، شٹر گیٹ، فولڈنگ گیٹ،
مین گیٹ، چوکھاٹ اور گرل وغیرہ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے
پروپرائٹر
محمد اصغر
0301- 6701587
0312- 8154672
نزد ابن سینا ہسپتال چوک لاری اڈا سرگودھا

www.ahnafmedia.com

قسط نمبر 31: امان اللہ کاظم

ظہیر الدین محمد بابر

یہ 1502ء تھا اس وقت بابر کی عمر انیس سال تھی جب کہ اس کی بیوی عائشہ کے ہاں ایک بچی نے جنم لیا یہ اس کی پہلی اولاد تھی اس بچی کا نام فخر النساء رکھا گیا فخر النساء چند روز زندہ رہی اور پھر اللہ کو پیاری ہو گئی۔

سمرقند کی فتح کے بعد اس کے گرد و نواح کے تمام قلعے بابر کے زیر تسلط آ گئے ان قلعوں مین تومان، تومانشاد دار اور تومان سفد شامل تھے ان دنوں شیبانی خان خواجہ دیدار اور علی آباد کے قریب خیمہ زن تھا اس کے عزیز و اقارب اور اس کے قبیلے کے لوگ بڑی تعداد میں ترکستان سے اس کے پاس کھنچے چلے آ رہے تھے جب ایک ایک کر کے کئی قلعے بابر کے زیر قبضہ آ گئے اور وہاں کے باشندوں نے بابر کی اطاعت قبول کر لی تو شیبانی خان نے وہاں سے پسپائی اختیار کر لی اور بخارا کی طرف مراجعت کر لی یہ موسم سرما تھا بابر کی تقدیر اس کے ساتھ یاوری کر رہی جب کہ شیبانی خان پر تنزل وارد ہو رہا تھا۔

بابر اپنی خود نوشت "تُزک بابری" کے صفحہ نمبر 52 پر رقمطراز ہے کہ " میری عمر اس وقت انیس برس کی ہے اور میں معاملات دنیا سے خوب واقف تو نہیں ہوں مگر اس کے باوجود میں نے اس شہر (سمرقند) کو شیبانی خان جیسے گرگِ باراں دیدہ سے جس انداز سے حاصل کیا ہے اس پر فخر تو مقصود نہیں تاہم اس میں میری جدوجہد اور سمجھ بوجھ کو بڑا دخل ہے۔ میں نے شہر والوں سے حملہ آور ہونے سے پہلے کوئی سازباز نہیں کی تھی۔ یہ بات درست ہے کہ شہر والے میرے وفادار تھے اور انہوں نے میرے حملہ آور ہونے کے وقت دلی خوشی محسوس کی تھی اور میرے ساتھ مل کر

www.ahnafmedia.com

اُزبکیوں کا مار بھگایا تھا مگر شہر میں؛ میں اپنی محنت اور منصوبہ بندی سے داخل ہوا تھا۔"

سمرقند کے شہری بابر کے لیے بچھے جا رہے تھے یہ مہذب اور سائشتہ شہری آوارہ گرد غیر مہذب، بے رحم اور سفاک شیبانی خان اور اس کے اُزبک سپاہیوں سے عاجز آ چکے تھے۔ یہ اُزبک "قازق" کہلاتے تھے، قازق کا مطلب ہی آوارہ گرد ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ انیس سالہ تیموری شہزادہ بابر عقلی اور فکری لحاظ سے عمر رسیدہ اور تجربہ کاروں پر فوقیت رکھتا تھا۔

بابر کو شیبانی خان جیسے خونخوار ازبک سے کافی خوف محسوس ہوتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ شیبانی خان اپنی شکست کا سوگ منا رہا ہو گا، انتقامی مزاج رکھنے والا یہ ازبک ایک بار ضرور پلٹے گا۔ بابر کے پاس دو سو سپاہی تھے۔ جب کہ اس دشمن کے پاس افرادی قوت کی فراوانی تھی۔ بابر کے پاس شیبانی خان کی متوقع انتقامی کارروائی سے بچنے کے لیے اپنی افرادی قوت میں اضافے کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں تھا۔ وہ اپنے دو سو سپاہیوں اور سمرقندی شہریوں کے بل بوتے طاقتور دشمن کا مقابلہ کرنے کی توقع نہیں رکھ سکتا تھا۔

اسی خیال کے پیش نظر اس نے اپنے ہمسائیوں، اپنے قرابت داروں اور بادشاہوں سے مدد مانگنے کا ارادہ کیا۔ ہر طرف سے اپنے ایلچیوں کو دوڑایا مگر کسی طرف سے بھی کوئی حوصلہ افزاء جواب موصول نہ ہوا، حالانکہ بابر نے انہیں متنبہ بھی کیا تھا کہ اگر انہوں نے اس کی مدد نہ کی تو ازبک سردار شیبانی خان چغتائیوں اور تیموریوں کی عظمت کو پیوندِ خاک کر دے گا۔

سلطان حسین مرزا اور بدیع الزمان مرزا (جو کہ بابر کے نہایت ہی قریبی تھے) نے بابر کی درخواست کو درخورِ اعتناء ہی نہ سمجھا۔ البتہ قشقہ محمود بیگ نے چار پانچ سو اور جہانگیر مرزا نے دو سو مغلستان سے پانچ سو اس کی مدد کو آ پہنچے۔ دیگر تیموری

www.ahnafmedia.com

شہزادوں نے معذرت کرلی کیونکہ انہیں اندازہ تھا کہ بابر زیادہ دیر تک ازبک سردار کا مقابلہ نہیں کرسکے گا اور پھر جن جن لوگوں نے بابر کی مدد کی ہوگی ان کی شامت آ جائے گی۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ کسی طاقتور کے مقابلے میں کمزور کا ساتھ دینے کا مطلب یہی ہے فقط اپنی بربادی۔ بابر اپنی کتاب "تزک بابری" کے صفحہ نمبر 53 پر لکھتا ہے کہ

"شیبانی خان جیسے آزمودہ کار اور طاقت ور دشمن سے لڑنے کے لیے اگرچہ میرے پاس فوجی افرادی قوت نہ ہونے کے برابر تھی تاہم میں حوصلہ نہ ہارا اور شیبانی سے مقابلے کے لیے سمرقند سے نکل پڑا۔ ادھر شیبانی خان بھی اپنی ایک بڑی فوج کے ساتھ خواجہ گاذردن کے نواح میں آ ٹھہرا تھا۔"

خواجہ گاذرن سمرقند سے زیادہ دور نہیں تھا۔ بابر بھی شہر سے نکلا اور "باغ نو" سے گزرتا ہوا، سرپُل کے نواح میں آ ٹھہرا۔ یہ علاقہ فوجی چھاؤنی کے لیے کافی موزوں تھا۔ بابر نے اپنے فوجی مستقر کے گرد خندق کھدواڈالی اور اسے گھنی جھاڑیوں سے ڈھانپ ڈالا۔ دونوں فوجی چھاؤنیوں کے درمیان ایک فرسنگ کا فاصلہ تھا۔ کچھ دنوں تک دونوں فوجوں نے ایک دوسرے سے معمولی جھڑپوں پر ہی اکتفا کی۔

ایک رات شیبانی خان نے بابری مستقر پر شب خون مارنے کی کوشش کی مگر اس کی اس کوشش کو ناکام بنادیا گیا۔ تیسرے دن "خان دادا" کی طرف سے ایک ہزار سپاہی اور باقی ترخان کی طرف سے دو ہزار سپاہی باہر کے کیمپ میں آ پہنچے۔ بابر کو ان کی آمد کی وجہ سے کافی حوصلہ تو ملا مگر اب بھی اس کی فوجی قوت شیبانی خان کی فوجی قوت سے بہت کم تھی۔ بابر نے اب شیبانی خان سے دو دو ہاتھ کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔

دونوں طرف سے صفیں بندھ گئیں اور دونوں فوجیں مرنے مارنے پر تُل گئیں؛ تلواروں سے تلواریں ٹکرائیں اور نیزوں سے نیزے۔ میدان جنگ میں ایک

www.ahnafmedia.com

شورِ ہاؤ ہو برپا ہو گیا۔ دونوں طرف سے فوجیوں کے سر کٹتے رہے اور میدانِ جنگ میں ہر آن لاشوں کی تعداد بڑھتی چلی گئی۔ سمرقندیوں کی زبردست رزم آرائی کے باوجود ازبکوں کا پلڑا بھاری نظر آرہا تھا۔ منگولوں نے اپنی آزمودہ خاندانی ترکیب "طلغمہ" کا استعمال بھی کیا مگر اس سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوا۔

ازبکوں کے دباؤ کی وجہ سے بابری فوجی بڑی مشکل صورت حال سے دوچار ہو گئے۔ ان میں انتشار پیدا ہو گیا اور اس پر مستزاد یہ کہ منگولوں کی فطری رذالت نے کام اور بھی خراب کر دیا۔ یعنی منگول لوٹ مار میں مشغول ہو گئے۔ جس کی وجہ سے ازبکوں نے بابری فوج پر یکبارگی ہلہ بول دیا۔ سمرقندی میدان چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ بابر کے پاس اب شکست سے بچنے کی کوئی امید باقی نہیں رہی۔ اس کے ارد گرد اب صرف دس پندرہ فوجی رہ گئے جنہوں نے اسے اپنے گھیرے میں لے رکھا تھا تاکہ اسے دشمن کی دست بُرد سے بچایا جاسکے۔

بابر کے پاس اب پسپائی کے علاوہ کوئی چارہ کار باقی نہیں بچا تھا۔ بنایریں اس نے سمرقند کی طرف بھاگنے میں اپنی عافیت سمجھی۔ اس نے بھاری زرہ اور ملبوس کے باوجود اپنے گھوڑے کو ایک دریا میں ڈال دیا۔ دریا پار کر کے اس نے سمرقند کا رخ کیا۔

بابر کا کافی جانی نقصان ہوا تھا اس لیے اس نے سمرقند میں محصور رہ کر طاقتور دشمن سے نبرد آزما ہونے کا فیصلہ کیا۔ اس نے شہر کے وسط کو اپنا فوجی مستقر بنایا۔ بابر کا خیمہ "الغ بیگ مرزا" کی چھت پر لگا دیا گیا شیبانی خان نے شکست خوردہ سمرقندیوں کا تعاقب شروع کر دیا اور پھر سمرقند کے قریب پہنچ کر اس کا محاصرہ کر لیا۔

بابر کی شکست نے سارے سمرقند میں ہلچل مچادی تھی۔ جن لوگوں نے کچھ عرصہ قبل ازبکوں کو پتھر اور ڈنڈے مار مار کر شہر سے بھگا دیا اب بھی وہ وہ پوری استقامت سے ازبکوں کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار بیٹھے تھے۔ انہوں اس مرتبہ بھی

www.ahnafmedia.com

پتھروں، اینٹوں اور لاٹھیوں کی بہت بڑی مقدار جمع کر لی تھی تاکہ ازبکوں کو عبرت انگیز سبق سکھایا جاسکے۔

بابر نے شہر کی فصیلوں پر اپنی فوج کا پہرا بٹھادیا تھا مگر اس کی ناکافی فوج فصیلوں پر ہر جگہ نہیں بٹھائی جاسکتی تھی۔ سمرقندیوں کا خیال تھا اس دفعہ وہ ازبکوں کو دوڑا دوڑا کر قتل کر دیں گے۔ ادھر شیبانی خان نے سمرقند کی شہر پناہ کے آہنی دروازوں پر اپنے فوجیوں کا پہرا بٹھادیا۔

بابر بذات خود رات کے وقت شہر پناہ پر موجود اپنے فوجیوں کو بیدار رکھنے کے لیے چکر لگاتا رہا اور انہیں ہوشیار کا حکم دیتا رہتا تھا۔

ازبکی فوجوں اور سمرقندی محافظوں کے درمیان وقتاً فوقتاً چشمک جاری رہتی تھی۔ ازبکی سیڑھیوں کے ذریعے فصیل پر چڑھنے کی کوشش کرتے رہے اور سمرقندی ان کی ہر کوشش کو ناکام دیتے تھے۔ محاصرے نے طول کھینچا یہاں تک فصل کی کٹائی کا موسم آ پہنچا مگر محاصرے کے سبب شہر کے لوگ فصل کاٹنے کے لیے شہر سے باہر نہیں جاسکتے تھے اور نہ ہی باہر سے غلہ شہر میں آسکتا تھا۔ اس طرح محصورین بھوکوں مرنے لگے۔

جوں جوں وقت گزرتا جارہا تھا محصورین کی قوتِ مدافعت جواب دیتی جا رہی تھی۔ نوبت یہاں تک آ پہنچی کہ شہری کتوں، گدھوں اور کئی جانوروں کا گوشت کھانے پر مجبور ہوگئے۔ دوسری طرف شہری جانوروں کا یہ حال تھا کہ انہیں چارہ میسر نہیں تھا اور مرتے جارہے تھے۔ چار ماہ سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا تھا۔ لوگوں کے ساتھ ساتھ فوجیوں کی قوت مدافعت بھی جواب دیتی جارہی تھی۔ محاصرے سے خلاصی کا کوئی ذریعہ بھی سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ اب سمرقندیوں کو اپنی جانوں کے لالے پڑے ہوئے تھے۔ (جاری ہے)

www.ahnafmedia.com

قسط نمبر 32: صلوۃ استخارہ، صلوٰۃ التوبۃ، صلوۃ سفر

نماز اہل السنت والجماعت

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن

صلوۃ استخارہ:

جب کسی کو کوئی کام پیش آئے اور اس کے کرنے نہ کرنے میں تردد ہو رہا ہو اور یہ فیصلہ نہ کر سکے کہ کروں یا نہ کروں؟ جلدی کروں یا دیر سے؟ تو اسے چاہیے کہ دو رکعت نماز استخارہ پڑھ کر دعاء استخارہ مانگے، پھر جس طرف دل کا میلان ہو جائے اسی کو اختیار کرے۔

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْقَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ قَالَ وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ۔

(صحیح البخاری ج 1ص155، سنن ابی داؤد ج 1ص222، جامع الترمذی ج 1ص109)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

www.ahnafmedia.com

علیہ وسلم ہمیں تمام امور میں استخارہ کرنا سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی سورتیں سکھاتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جب تمہیں کوئی کام پیش آئے تو دو رکعتیں نماز (استخارہ) پڑھو پھر یہ دعا مانگو: (دعا کا ترجمہ یہ ہے) اے اللہ! میں تیرے علم کی مدد سے تجھ سے بھلائی اور تیری قدرت کی مدد سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں نہیں رکھتا، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، اور تو ہی تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (اس جگہ اپنے کام کا نام لے) میرے دین، زندگی، انجام کار اور میری دنیا و آخرت کے اعتبار سے بہتر ہے تو اسے میری قدرت میں دے دے اور اسے میرے لئے آسان فرمادے اور اگر تو اس کام کو میرے دین، زندگی، انجام کار اور دنیا و آخرت کے لئے برا سمجھتا ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی عطا فرما جہاں کہیں بھی ہو، پھر مجھے اس کے ساتھ راضی بھی فرما۔

صلوۃ التوبہ:

اگر کسی سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اچھی طرح وضو کرے دو رکعت نماز پڑھ کر توبہ کرے اور اللہ تعالی سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے : قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَامِنْ رَجُلٍ یُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَتَطَھَّرُ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ثُمَّ قَرَاَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ: {وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ} الْاٰیَۃِ (آل عمران:135)

(جامع الترمذی ج1 ص92 باب ماجاء فی الصلوۃ عند التوبۃ، سنن ابن ماجۃ ج1 ص100)

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے تو وہ وضو کرے اور (دو رکعت) نماز ادا کرے اور

www.ahnafmedia.com

اللہ تعالی سے معافی مانگے تو اللہ تعالی اسے معاف فرمادیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) اور جب وہ کوئی فحش کام کرتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کو بخش دے اور وہ لوگ اپنے کئے ہوئے پر اصرار نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں۔

صلوۃ سفر:

سفر پر جاتے وقت اور سفر سے واپسی پر دو رکعت پڑھنا مستحب ہے۔

1: عَنِ الْمُطْعِمِ بْنِ الْمِقْدَامِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا خَلَفَ عَبْدٌ عَلٰی اَھْلِہٖ اَفْضَلَ مِنْ رَّکْعَتَیْنِ یَرْکَعُھُمَا عِنْدَھُمْ حِیْنَ یُرِیْدُ السَّفَرَ۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ ج3 ص552، رقم4914)

ترجمہ: حضرت مطعم بن مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے گھر والوں کے پاس دو رکعت سے زیادہ افضل شے نہیں چھوڑتا۔

2: عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِذَا خَرَجْتَ فَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج3 ص553 باب الرجل یرید السفر، رقم 4915)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تو سفر پر نکلے تو دو رکعت نماز پڑھ لیا کر۔

3: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَخْرُجَ اِلَی الْبَحْرَیْنِ فِیْ تِجَارَۃٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلِّ رَکْعَتَیْنِ۔

(مجمع الزوائد ج2 ص572 باب الصلوٰۃ اذا اراد سفرا، رقم الحدیث 3684)

www.ahnafmedia.com

ترجمہ : حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! میں تجارت کے سلسلے میں بحرین جانا چاہتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو رکعتیں نماز پڑھ لو۔

4: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْدِمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَاِذَا قَدِمَ بَدَءَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ۔

(صحیح مسلم ج 1 ص 248 باب استحباب رکعتین فی المسجد لمن قدم من سفر)

ترجمہ : حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت چاشت کے قریب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے۔ جب واپس آتے تو مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے پھر مسجد میں تشریف فرما ہوتے۔

5: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَكَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَمْنَعَانِكَ مَدْخَلَ السُّوْءِ وَاِذَا خَرَجْتَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَمْنَعَانِكَ مَخْرَجَ السُّوْءِ۔

(مجمع الزوائد ج 2 ص 572 باب الصلوٰۃ اذا دخل منزلہ، رقم الحدیث 3686)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم سفر سے واپسی پر اپنے گھر میں داخل ہو تو دو رکعتیں ادا کرو، تو یہ تمہیں برے داخلے سے روک دیں گی اور جب سفر کے لئے نکلو تو بھی دو رکعتیں پڑھو یہ تمہیں باہر جانے کی برائی سے روک دیں گی۔

(.....جاری ہے)

www.ahnafmedia.com

زندگی کے ٹوٹکے

محمد آصف قاسمی سرگودھا

- جو کرتا ہے اللہ کرتا ہے اور جو اللہ کرتا ہے صحیح کرتا ہے۔
- پریشانی حالات سے نہیں خیالات سے پیدا ہوتی ہے۔
- کم میں جینا سیکھو فالتو اس کے بندوں پر خرچ کرو جس نے آپ کو مفت دیا۔
- ماں باپ سے جائیداد اور پیسہ مفت ملا آپ کی کمائی دماغ، آنکھیں، زبان اور ہاتھ پاؤں سے ہوئی اور یہ سب چیزیں آپ کو مفت دی گئیں کم میں جینا پیغمبرانہ طریقہ ہے جبکہ شاہانہ اور عیش و عشرت کی زندگی فرعون اور نمرود کا طریقہ ہے۔
- بچوں کو مال و دولت ایک حد تک دو تاکہ زیادہ سے وہ اپاہج نہ بن جائیں وہ اپنی تگ و دو کریں، اللہ نے جو ان کی روزی لکھی ہے ان کو دے گا، اپنے زور بازو کی کمائی پر فخر کر سکیں گے ورنہ مفت خور کہلوائیں گے۔
- حلال روزی کھاؤ، زندگی میں پریشانی، بیماری، نفرت، بے سکونی سے بچو گے اور آخرت میں آگ سے بچو گے۔
- معاف کرنا اور معافی مانگنا سیکھو، یہ دونوں مشکل کام ہیں اور مشکل کام صرف عقلمند اور بہادر لوگ کرتے ہیں۔
- اچھی سوچیں اپناؤ خود خوش رہو گے، یہ آپ کے بس میں ہے۔
- زبان سے اچھی بات کرو، بندے خوش رہیں گے یہ آپ کے بس میں ہے۔
- اگر ہو سکے تو ہمیشہ باوضو رہو رات کو وضو کر کے سونے کی عادت ڈالو رزق میں برکت ہو گی۔

www.ahnafmedia.com

”میں مجبور ہوں دعا نہیں کر سکتا“

قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

یہ مانسہرہ شہر ہے جو غیرت کا ڈیرہ ہے اس میں فیصل کالونی ہے وہاں پر ایک ہمارے جاننے والے شاہ صاحب کی دکان تھی کائنات نام سے ‘ایک دن وہاں سے گزرتے ہوئے شاہ صاحب نے کہا کہ قاضی صاحب! ہمارے لئے دعا کریں میں نے فوراً کہا میں مجبور ہوں آپ کیلئے دعا نہیں کر سکتا۔ رنگ متغیر ہوا میں وہاں سے گزر گیا ایک سال تک یہ آواز شاہ صاحب کے کانوں میں گونجتی رہی کہ ”میں مجبور ہوں دعا نہیں کر سکتا“ ٹھیک سال بعد وہی شاہ صاحب عصر کی نماز کے بعد حاضر ہوئے کہ میرے پاس جو مال ہے میں وہ بیچ دوں۔ میں نے عرض کیا اس کو بیچنا جائز نہیں برائی کو پھیلانا درست نہیں ہے۔ پھر کہنے لگے میں کیا کروں؟ میں عرض کیا صبر کر سکتے ہیں تو رب پر یقین کریں اور اس گندگی کو آگ لگادیں اللہ حلال کی روزی دے گا مشورہ ہوا کہ کل عصر کی نماز کے بعد احباب اور طلباء اس گند کو باہر نکال کر جلائیں گے اور شاہ صاحب بڑے خوش تھے کہ آپ کی آواز صبح وشام میرے کانوں میں گونجتی رہی کہ میں مجبور ہوں دعا نہیں کر سکتا۔ یہ دکان وی سی آر، سی ڈی وغیرہ کی تھی۔ عصر کی نماز کے بعد اس سارے گند کو نکالا میں نے کہا شاہ صاحب خود اپنے ہاتھوں سے آگ لگاؤ۔ دعا کروائیں اللہ تعالیٰ آپ کو حلال کی وافر روزی عطا فرمائے مغرب کی نماز پڑھ کر گھر گئے اور والد نے آواز لگائی ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو شاہ صاحب نے کہا میں گاڑی فروخت کر رہا ہوں آپ رکھ لیں جب رقم ہو گی مجھے دے دینا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ شاہ صاحب کے پاس دو گاڑیاں اور ذاتی مکان بھی رب نے دے دیا۔ یہ سید امجد حسین شاہ ہیں اور والد محترم کا نام سید غازی شاہ ہے۔

www.ahnafmedia.com

کھانوں کی اقسام

عائشہ بنت ارشد علی آف سرگودھا

عرب لوگ مہمان نوازی میں بہت آگے ہیں اس لیے ان کے ہاں مختلف اوقات میں کھانوں کے نام بھی مختلف ہوتے ہی ان کے ہاں کن کن موقعوں پر کھانا کھلانے کا رواج ہے اور ان کے نام کیا ہیں؟

1: القری: مہمانوں کی آمد پر خاطر مدارت۔[جب مہمان گھر میں آجائیں تو ان کی دعوت کے وقت یہ لفظ بولا جاتا ہے]

2: التحفة: ملاقات کے لیے آنے والے کو کھانا کھلانا۔[جب کوئی مختصر ملاقات کرنے کے لیے آئے تو اس وقت یہ لفظ بولا جاتا ہے]

3: الخرس: بچہ کے پیدا ہونے پر کھانا کھلانا۔

4: المادبة: دعوت کا کھانا۔

5: الولیمة: شادی پر لڑکے کی طرف سے دعوت۔

6: القیقة: بچہ کے پیدا ہونے کے ساتویں دن کھانا کھلانا۔

7: العذیرة: ختنہ کے دن کھانا کھلانا۔

8: العظیمة: فوتگی والے گھر کھانا بجھوانا۔[یاد رہے کہ جب کسی گھر میں فوتگی ہو جائے تو اس گھر سے کھانا کھانا غیرت کے بھی خلاف ہے اور شریعت کا حکم یہ ہے کہ کچھ دن تک ان کے گھر کھانا پہنچائو۔

9: النقیعة: سفر سے آنے کی خوشی میں کھانا کھلانا۔

10: الوکیرہ: عمارت مکمل کرنے کی خوشی میں کھانا کھلانا۔

www.ahnafmedia.com

انا للہ وانا الیہ راجعون

- امام کعبہ فضیلۃ الشیخ عبد الرحمان السدیس کے والد محترم انتقال کر گئے ہیں۔
- مولانا محمد وقاص ملتانی کے ماموں جان انتقال کر گئے ہیں۔
- محمود احمد ولد مولانا محمد عابد [جامعہ عثمانیہ شور کوٹ] انتقال کر گئے ہیں۔
- محترم جناب غوث بخش کے بہنوئی قیصر خان [گھوٹکی] وفات پا گئے ہیں۔
- مولانا رشید احمد حقانی [کوئٹہ] کے نانا جی محمد سعید انتقال کر گئے ہیں۔
- سرگودھا شہر میں دہشت گردوں کی فائرنگ کے دوران تین بھائی شہید ہو گئے ہیں۔
- تبلیغی مرکز پشاور میں دہشت گردوں کی فائرنگ کے دوران دس ساتھی شہید ہو گئے ہیں۔

مدیر ماہنامہ بنات اہلسنت سرگودھا متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ، مرکز اہل السنت والجماعت 87 جنوبی سرگودھا کے اساتذہ کرام، اراکین اور عملہ، احناف میڈیا سروس کے تمام ذمہ داران، احناف ٹرسٹ کے ذمہ داران فوت شدگان کے لیے صدق دل سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کی مغفرت فرمائے۔ ان کی خطاؤں سے درگزر فرمائے اور ان کو کروٹ کروٹ راحت نصیب فرمائے اور آخرت میں جنت الفردوس نصیب فرمائے۔

قارئین سے گزارش ہے کہ وہ ایک بار سورۃ فاتحہ اور تین بار سورۃ اخلاص پڑھ کر امت مرحومہ کے تمام فوت شدگان اور شہداء کے لیے ایصال ثواب کر دیں۔ کیونکہ اہل السنت والجماعت کے عقیدے کے مطابق ایصال ثواب کا نظریہ بالکل درست ہے اور ہم اس کے قائل ہیں۔

نوٹ: فوتگی کی اطلاع اس نمبر پر بذریعہ SMS دیں۔03326311808

www.ahnafmedia.com

ماہنامہ بنات اہلسنت ملنے کے پتے

ایجنسی ہولڈرز	علاقہ	فون نمبرز
دارالایمان	لاہور	03214602218
دارالایمان	کراچی	03342028787
دارالایمان	رائے ونڈ	03026410277
مولانا محمد دلاور	اوکاڑہ	03136969193
مولانا عبداللہ قمر	قصور	03008091899
مولانا عبداللہ شہزاد	حافظ آباد	03212374824
قاضی نوید حنیف	آزاد کشمیر	03132317090
مولانا خالد زبیر	فیصل آباد، لاہور	03153759031
مولانا خالد زبیر	چکوال	03335912502
ضیاء الرحمٰن	واں بھچراں	03363725900
حبیب الرحمن نقشبندی	ننکانہ صاحب	03084552004
محمد کلیم اللہ	ڈیرہ غازی خان	0331-6704041
غلام مجتبیٰ	لیہ	03156849197
قاضی اسرائیل گرنگی	مانسہرہ	03023501755
طارق حسین	پشاور	03219192406
مولانا امان اللہ	سرگودھا	03067800751

نوٹ: ایجنسی بک کروانے کے لیے رابطہ کریں: 03326311808

www.ahnafmedia.com

قرآن، سنت اور فقہ کی اشاعت و تحفظ کا عالمی ادارہ

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ

87 جنوبی سرگودھا کے زیر اہتمام

بروز اتوار
صبح 9 بجے
تا 4 بجے

بتاریخ
2 مارچ
2014

زیر سرپرستی
حکیم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن
حفظہ اللہ
امیر اتحاد اہل السنت والجماعت العالمی

اجتماع

چھٹا سالانہ

وقت مقررہ کی پابندی بہت ضروری ہے

نوٹ
احباب سمیت تشریف لائیں

اجتماع کی تمام کارروائی براہِ راست ملاحظہ فرمائیں

www.ahnafmedia.com

منجانب

انتظامیہ مرکز اہل السنت والجماعت 87 جنوبی سرگودھا

0483881487، 03467357394

یونیک کلاتھ ہاؤس

موسم کے مطابق کپڑے کی تمام لیڈیز ورائٹی دستیاب ہے

رانا حافظ محمد عثمان، رانا عمر فاروق

03224103637 03216407170

عارف مارکیٹ عمر بازار بالمقابل شاہ جمال مارکیٹ اچھرہ لاہور